

مولوی عبدالستار مرحوم کی قابل قدر تالیف
”عربی کا معجم“ پر مبنی

آسان عربی گرامر

حصہ چہارم

نام کتاب ————— آسان عربی گرامر (حصہ چہارم)

طبع اول (اکتوبر 2000ء) ————— 1000

طبع دوم (نومبر 2003ء) ————— 300

زیر اہتمام ————— شعبہ تعلیم و تدریس

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی

مقام شاعت ————— قرآن اکیڈمی ‘DM-55’

درختان، فیز VI ڈیفنس، کراچی

قیمت ————— 24/- روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

- 1- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درختان، فیز 6، ڈیفنس فون: 5340022-23
- 2- 11 - داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹ، آرام باغ فون: 2216586 - 2620496
- 3- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال بلاک C-13، گلشن اقبال فون: 4993464-65
- 4- دوسری منزل، حق جمیئر، بالمقابل، ہم اللہ تعلق ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4382640
- 5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیبہ، میٹرو 35/A، زمان ماؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 5078600
- 6- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل، بلاک ‘K’، ماتھنا ظم آباد فون: 6674474
- 7- C-113، مادام اپارٹمنٹس، شاہراہ فیصل، نزد چھوٹا گیٹ، ایئر پورٹ، فون: 4591442
- 8- قرآن اکیڈمی ٹیپین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6337361
- 9- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، میٹرو 11/2، اورنگی ماؤن فون: 66901440
- 10- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

مرتبہ
لطف الرحمن خان

مکتبہ انجمن خدام القرآن سندھ کراچی

قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درختان، ڈیفنس فیز VI، کراچی

فون: 5340022-23، فیکس: 5840009

ای میل: karachi@quranacademy.com

فہرست

4	پیش لفظ
5	ہم نخرج اور قریب المخرج حروف کے قواعد
10	مثال
16	اجوف (حصہ اول)
19	اجوف (حصہ دوم)
27	ماقص (حصہ اول)
31	ماقص (حصہ دوم)
35	ماقص (حصہ سوم)
36	ماقص (حصہ چہارم)
42	لقریف
	صحیح غیر سالم اور معطل افعال میں
48	تغییرات کے قواعد کا خلاصہ
57	اسماء العدد (حصہ اول)
64	اسماء العدد (حصہ دوم)
67	اسماء العدد (حصہ سوم)
69	مرکب عددی
74	سبق الاسباق

پیش لفظ

آسان عربی گرامر کے تین حصے مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے شائع کیے اور اب چوتھا حصہ انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے زیر اہتمام شائع کیا جا رہا ہے۔ اس حصے کے اکثر مشمولات جناب لطف الرحمن خان صاحب نے مرتب فرمائے ہیں۔ البتہ اسماء العدد اور مرکب عددی کے ابواب رقم نے مرتب کیے ہیں۔

الحمد للہ! آسان عربی گرامر حصہ چہارم کی اشاعت سے اس کتاب کی تکمیل ہوگئی ہے۔ ان حصوں کو سمجھ لینے کے بعد ایک طالب علم مزید موضوعات کے قواعد کا فہم دیگر کتب سے براہ راست حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ لہذا ان موضوعات پر اسباق اور مشقیں مرتب کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

آسان عربی گرامر کو مرتب کرنے کی سعادت محترم جناب حافظ احمد یار صاحب مرحوم و مغفور کی رہنمائی میں جناب لطف الرحمن خان صاحب کو حاصل ہوئی۔ قرآن فہمی کے حوالے سے ان دونوں حضرات کا ہم پر یہ ایسا احسان عظیم ہے جس کا بدلہ ادا کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ البتہ ہم سب پر لازم ہے کہ ہم ان کے حق میں دعا کریں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان حضرات کو اپنی اس کتاب کی خدمت کا اتنا ہی عظیم بدلہ عطا فرمائے جتنا کہ عظیم خود اس کتاب کا مرتبہ و مقام ہے۔ آمین

نوید احمد

ایڈٹنگ ڈائریکٹر

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء

ہم مخرج اور قریب المخرج حروف کے قواعد

۱: ۷ گزشتہ دو اسباق میں ہم نے ادغام اور تک ادغام کے جن قواعد کا مطالعہ کیا ہے ان کا تعلق "مشلین" سے تھا یعنی جب ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔ اب ہمیں تین مزید قواعد کا مطالعہ کرنا ہے جن کا تعلق ہم مخرج اور قریب المخرج حروف سے ہے۔ لیکن ان قواعد کا دائرہ بہت محدود ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے دو قواعدوں کا تعلق صرف باب الفاعل سے ہے جبکہ تیسرے قاعدہ کا تعلق صرف باب تفعّل اور باب تفاعل سے ہے۔ نیز یہ کہ متعلقہ حروف کتنی کے چند حروف ہیں جو آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں۔

۲: ۷ پہلا قاعدہ یہ ہے کہ باب التعلیل کا فاعلہ اگر د، ذ یا ز میں سے کوئی حرف ہو تو باب الفاعل کی "ت" تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو فاعلہ پر ہے پھر اس پر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً ذ نخل باب الفاعل میں اذ نخل ہوگا۔ پھر جب "ت" تبدیل ہو کر "د" بنے گی تو یہ اذ نخل بنے گا پھر ادغام کے قاعدے کے تحت اذ نخل ہو جائے گا۔ اسی طرح سے ذ نخل سے اذ نخل پھر اذ نخل اور بالآخر اذ نخل ہو جائے گا۔

۳: ۷ دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ باب الفاعل کا فاعلہ اگر ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو باب الفاعل کی "ت" تبدیل ہو کر "ط" بن جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ادغام کی ضرورت نہیں پڑتی، اِلا یہ کہ فاعلہ بھی "ط" ہو۔ مثلاً صَبَوْ باب الفاعل میں اِضْطَبَوْ بنتا ہے لیکن اِضْطَبَوْ استعمال ہوتا ہے اسی طرح ض ر ر سے باب الفاعل میں اِضْطَوْر کے بجائے اِضْطَوْر اور بالآخر اِضْطَوْر اور ط ل ع سے اِطْلَع اور پھر اِطْلَع استعمال ہوتا ہے۔

۴: ۷ تیسرے قاعدے کا تعلق دس حروف سے ہے۔ پہلے ان حروف کو یاد کرنے کی ترکیب سمجھ لیں، پھر قاعدہ سمجھیں گے۔ ایک کاغذ پر د، ذ سے لے کر ط، ظ تک حروف تہجی ترتیب وار لکھ لیں۔ پھر ان میں سے حرف "ر" کو حذف کر دیں اور شروع میں

"ث" کا اضافہ کر لیں۔ اس طرح مندرجہ ذیل حروف آپ کو آسانی سے یاد ہو جائیں گے:

ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

۵: ۷ تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ باب تفعّل یا باب تفاعل کے فاعلہ پر اگر مذکورہ بالا حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو ان ابواب کی "ت" تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو فاعلہ پر آیا ہے، اس کے بعد ان پر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم دونوں ابواب کی الگ الگ مثالیں دے رہے ہیں تاکہ آپ تبدیلی کے ہر مرحلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

۶: ۷ ذکر سے باب تفعّل میں تَدَسَّوْ بنتا ہے۔ پھر جب "ت" تبدیل ہو کر "ذ" بنے گی تو یہ دَدَسَّوْ ہو جائے گا۔ اب مشلین یکجا ہیں اور دونوں متحرک ہیں، چنانچہ ادغام کے قاعدہ کے تحت یہ دَسَّوْ ہو جائے گا جو پڑھا نہیں جاسکتا اس لئے اس سے قبل ہمزۃ الوصل لگائیں گے اور یہ اذ دَسَّوْ ہو جائے گا۔ اس فرق کو اچھی طرح نوٹ کرنا ضروری ہے کہ باب الفاعل میں اذ دَسَّوْ اور باب تفعّل میں اذ دَسَّوْ آتا ہے۔

۷: ۷ اسی طرح ث ق ل سے باب تفاعل میں تَقَالْ بنتا ہے۔ جب "ت" تبدیل ہو کر "ث" بنے گی تو یہ ثَقَالْ بنے گا۔ مشلین یکجا ہیں اور دونوں متحرک ہیں، چنانچہ ادغام کے قاعدہ کے تحت یہ ثَقَالْ ہو جائے گا جو پڑھا نہیں جاسکتا اس لئے اس سے قبل ہمزۃ الوصل لگائیں گے اور یہ اذ ثَقَالْ ہو جائے گا۔

۸: ۷ اب یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ مذکورہ بالا تیسرا قاعدہ اختیاری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باب تفعّل اور باب تفاعل میں مذکورہ حروف سے شروع ہونے والے الفاظ تبدیلی کے بغیر اور تبدیل شدہ دونوں شکلوں میں استعمال ہو سکتے ہیں یعنی تَدَسَّوْ بھی درست ہے اور اذ دَسَّوْ بھی۔ اسی طرح تَقَالْ بھی درست ہے اور اذ ثَقَالْ بھی درست ہے۔

۹: ۷ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ باب تفاعل اور تفاعل کے فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو "ت" یکجا ہو جاتی ہیں وہاں ایک "ت" کو گرا دینا جائز ہے، مثلاً تَدَسَّوْ اور تَدَسَّوْ دونوں

درست ہیں۔ اسی طرح تَمَسَّأَلُ اور تَمَسَّأَلُ دونوں درست ہیں۔

ذخیره الفاظ

ذ ک ر : ذَمَّكَرَ (ن) ذَمَّكَرًا یا دکرنا (افعال + تفعیل) یا دکرنا، یا دکرانا
(تفعیل) کوشش کر کے یا دکرانی حاصل کرنا - ذَمَّكَرًا یا دکرانی، نصیحت
ص ر ف : صَرَفَ (ض) صَرَفًا ہٹانا، خرچ کرنا، (تفعیل) پھیرنا
د ر ک : (افعال) کسی چیز کی غایت کو پہنچانا، بات کو پالیما، (تفاعل) لالچ ہونا
غ و ر : غَاوَرًا (ن) غَوْرًا پستی کی طرف آنا، مَغَاوَرًا مَغَاوَرَةً پستی کی جگہ، غار
س ب ق : سَبَقَ (ن-ض) سَبَقًا آگے بڑھنا،

(مفاعله + تفاعل + افعال) آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا

د خ ل : دَخَلَ (ن) دَخُولًا داخل ہونا (افعال) مشقت سے داخل ہونا، گھسنا
ص ب ر : صَبَرًا (ص) صَبْرًا برداشت کرنا، رکنا (افعال) مشقت سے ڈٹے رہنا
ط ه ر : طَهَّرَ (ف) طَهْرًا دور کرنا، (ن-ک)، طَهْرًا پاک ہونا
(تفعیل) کوشش کر کے خود سے میل پچیل دور کرنا، پاک ہونا

د ر ء : دَرَّءًا (ف) دَرَّءًا زور سے دھکیلنا، ہٹانا، (تفاعل) بات کو ایک دوسرے پر ڈالنا
ص د ق : صَدَّقَ (ن) صَدَقًا سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، بے لوث نصیحت کرنا،
(تفعیل) بدلہ کی خواہش کے بغیر دینا، خیرات دینا

ث ق ل : ثَقَّلَ (ن) ثَقْلًا بھاری ہونا، (تفاعل) کسی طرف جھکتا، مائل ہونا

س ء ل : سَأَلَ (ف) سَأَلًا مانگنا، پوچھنا، (تفاعل) ایک دوسرے سے پوچھنا، مانگنا

ص ن ع : صَنَعَ (ف) صَنْعًا بنانا، (افعال) بنانے کا حکم دینا، چن لینا

ض ع ف : ضَعَفَ (ف) ضَعْفًا زیادہ کرنا، (ن-ک) ضَعْفًا کمزور ہونا، (مفاعله) روچند کرنا

ز م ل : زَمَلًا (ن-ض) زَمَلًا ایک جانب جھکے ہوئے دوڑنا، (تفعیل) لپٹنا

د ث ر : كَثُرًا (ن) كَثُورًا مٹنے لگنا، بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونا (تفعیل) اوڑھنا

ش ق ق : شَقَّ (ن) شَقًّا پھاڑنا (تفعیل) پھٹ جانا

ل ج ء : لَجَّأ (ف) لَجْأً پناہ لینا

ض ر ر : ضَرَّ (ن) ضَرًّا تکلیف دینا، مجبور کرنا (افعال) مجبور کرنا

ن ف ر : نَفَّرَ (ن-ض) نَفْرًا بدلنا

مشق نمبر ۶۶ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی صرف صغیر کریں :

(i) دَخَلَ (افعال) (ii) صَدَّقَ (تفعیل) (iii) سَأَلَ (تفاعل)

(iv) ضَرَّ (افعال) (v) طَهَّرَ (تفعیل) (vi) دَرَّكَ (تفاعل)

مشق نمبر ۶۶ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) يَذْكُرُ (۲) يَتَذَكَّرُ (۳) تَذَاكُرُ (۴) أَدْرَكَ

(۵) نَسَبْتُ (۶) مَدَّ خَلًا (۷) اِضْطَبَّرَ (۸) مُطَهَّرَةٌ

(۹) إِذَا رَأَيْتُمْ (۱۰) مُتَطَهِّرِينَ (۱۱) تَصَدَّقْ (۱۲) إِنَّا قُلْنَا

(۱۳) لَنَصْذِقَنَّ (۱۴) يَتَطَهَّرُونَ (۱۵) مُطَهِّرِينَ (۱۶) يَتَسَاءَلُونَ

(۱۷) اِضْطَنَّعَتْ (۱۸) مُضْذِقُونَ (۱۹) مُتَصَدِّقَاتٌ (۲۰) الْمَزْمَلُ

(۲۱) الْمَلْبُورُ (۲۲) يَشَقُّقُ (۲۳) اِضْطَرُّ

مشق نمبر ۶۶ (ج)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں کا ترجمہ کریں :

- (۱) وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (۲) أَقْلًا تَذَكَّرُونَ (۳) كَذَلِكَ نُخْرِجُ
الْمَوْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۴) وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ
(۵) إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَذَكَّرُونَ (۶) وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ
لِيَذَّكَّرُوا (۷) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى (۸) لَوْلَا أَنْ تَمَارَكْنَا بِنِعْمَةِ مَنْ رَبِّهِ
(۹) بَلِ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ الْأَخْرَجَ فِي الْأَخْرَجَةِ (۱۰) حَتَّى إِذَا أَذِكُّوا فِيهَا جَمِيعًا
(۱۱) إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا (۱۲) لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأَ أَوْ
مَغْرَبَاتٍ أَوْ مُدْخَلًا (۱۳) فَاغْبُكْهُ وَأَصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ (۱۴) وَلَهُمْ فِيهَا أَرْوَاحٌ
مُطَهَّرَةٌ (۱۵) وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا (۱۶) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (۱۷) وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ
(۱۸) فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ (۱۹) مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ أَنْفِرُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَنْ أَقْلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ (۲۰) لَنُصَدِّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ (۲۱) فِيهِ رِجَالٌ
يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (۲۲) وَكَذَلِكَ بَعَثْنَا لَوْلَا
بَيْنَهُمْ (۲۳) وَأَصْطَلَعْنَاكَ لِنَفْسِي (۲۴) وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ
وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ (۲۵) إِنَّ الْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ
قَرْضًا حَسَنًا يُضْعَفُ لَهُمْ (۲۶) بِآيَاتِهَا الْمُرْمَلِ (۲۷) بِآيَاتِهَا الْمُدْتَرِ
(۲۸) وَإِنْ مِنْهَا لَمَّا يَشْفِقُ فَيُخْرِجُ مِنْهُ الْمَاءَ (۲۹) ثُمَّ أَصْطَرَّةُ إِلَى عَمَلِ النَّارِ
(۳۰) يَوْمَ تَشْفِقُ السَّمَاءُ

مثال

۱ : ۱ پیراگراف ۵ : ۵ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی فعل کے فاعل کی جگہ اگر کوئی
حرف علت یعنی "و" یا "ی" آجائے تو اسے مثال کہتے ہیں۔ اب آپ یہ بھی نوٹ کر لیں
کہ فاعل کی جگہ اگر "و" ہو تو اسے مثال واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے مثال یائی کہتے ہیں۔
ان شاء اللہ اس سبق میں ہم مثال میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۲ : ۱ مثال میں ثلاثی مجرد سے نعل ماضی معروف اور مجهول میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔
البتہ مزید فیہ سے ماضی کے چند ایک صیغوں میں تبدیلی ہوتی ہے۔ مثال یائی میں مثال واوی
کی نسبت کم تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ بہر حال جو بھی تبدیلیاں ہوتی ہیں ان میں سے زیادہ تر
مندرجہ ذیل قواعد کے تحت ہوتی ہے :

۳ : ۱ مثال واوی میں ثلاثی مجرد کے نعل مضارع معروف میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کا
قاعدہ یہ ہے کہ مثال واوی اگر باب فسخ، ضروب یا حسب سے ہو تو اس کے مضارع
معروف کی "و" گر جاتی ہے جیسے وَهَبَ (ف) "عطا کرنا" کا مضارع يَوْهَبُ کے
بجائے يَهَبُ وَعَدَ (ض) "وعدہ کرنا" کا مضارع يُوْعِدُ کے بجائے يَعِدُ اور وَرِثَ
(ح) "وارث ہونا" کا مضارع يُوْرِثُ کے بجائے يَرِثُ ہوگا۔ اس قاعدہ کا اطلاق باب
سَمِعَ کے ان افعال پر بھی ہوگا جن کے مادے میں حروفِ حلقی (ء، ه، ع، ح، غ، خ) آجائیں
جیسے وَسِعَ (س) "پھیل جانا، وسیع ہونا" کا مضارع يُوْسِعُ کے بجائے يَسِعُ اور وَطِئَ
(س) "روندا" کا مضارع يُوْطِئُ کے بجائے يَطِئُ استعمال ہوتا ہے۔ البتہ باب سَمِعَ
کے دیگر افعال پر اس قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا جیسے وَجَلَّ (س) "ڈرلگنا" کا مضارع
يُوْجَلُّ عی ہوگا۔

۴ : ۱ باب نَصَرَ سے مثال واوی یا مثال یائی کا کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا جبکہ

باب سَكْرَمَ پر مذکورہ بالا قاعدے کا اطلاق نہیں ہوتا جیسے وَخَذَ (ک) "اکیلا ہونا" کا مضارع يُوْخَذُ عِي ہوگا۔

۵ : اے مضارع مجہول میں مذکورہ بالا قاعدے کے تحت گری ہوئی "و" واپس آجاتی ہے مثلاً يَهْبُ كَاجْهول يُفْعَلُ کے وزن پر يُوْهَبُ يَعْدُ كَاجْهول اور يُوْرُثُ كَاجْهول ہوگا۔

۶ : اے دوسرا قاعدہ جو مثال میں استعمال ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ "و" ساکن کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں یعنی - و = ی اور اگر "ی" ساکن کے ماقبل ضمہ ہو تو "ی" کو "و" میں بدل دیتے ہیں یعنی - ی = و مثلاً يُوْجَلُ كَاجْهول امر يُوْجَلُ بنتا ہے جو اس قاعدے کے تحت يُوْجَلُ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح يَنْقُطُ (ک) بیدار ہونا سے باب افعال میں اَنْقَطُ يَنْقُطُ بنتا ہے اور اس کا مضارع اس قاعدہ کے تحت تبدیل ہو کر يُوْقَطُ ہو جاتا ہے۔

۷ : اے تیسرے قاعدے کا تعلق صرف باب افعال سے ہے۔ اس باب میں مثال کے الفاظ کلمہ کی "و" یا "ی" کو "ت" میں تبدیل کر کے افعال کی "ت" میں مدغم کر دیتے ہیں۔ یہ بات نوٹ کر لیں کہ "و" کو تبدیل کرنا لازمی ہے جب کہ "ی" کی تبدیلی اختیاری ہے۔ مثلاً و ص ل سے باب افعال میں ماضی معروف اَوْصَلَ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت اِصْطَلَ اور پھر اِصْطَلَ ہو جائے گا۔ اسی طرح ی س ر سے باب افعال میں ماضی معروف اِيَسَّرَ بنتا ہے اور اِيَسَّرَ بھی۔

۸ : اے آپ کو یاد ہوگا کہ مضموز الفاء میں صرف ایک فعل یعنی اَخَذَ کا ہمزہ باب افعال میں تبدیل ہو کر "ت" بنتا ہے مگر مثال و اوی سے باب افعال میں آنے والے تمام افعال میں "و" کی "ت" میں تبدیلی لازمی ہے۔ خیال رہے کہ مثال و اوی سے باب افعال کی تعداد زیادہ ہے جبکہ مثال یائی سے باب افعال میں کل تین یا چار افعال آتے ہیں۔

۹ : اے مثال و اوی سے فعل مضارع میں جن افعال کی "و" گر جاتی ہے، ان کے مصدر اگر

فَعَلَ یا فَعَّلَ کے وزن پر آئیں تو بعض دفعہ یہ مصدر صحیح وزن پر بھی استعمال ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ان میں تبدیلی ہوتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مصدر کا فاعل کلمہ یعنی "و" گر دیتے ہیں۔ اب ساکن عین کلمہ کو عموماً کسرہ دیتے ہیں البتہ اگر مضارع مفتوح العین ہو تو فتح بھی دے سکتے ہیں۔ آخر میں لام کلمہ کے آگے "ة" کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس طرح تبدیل شدہ مصدر عِلَّةٌ یا عِلَّةٌ کے وزن پر آتا ہے مثلاً:

وَسَعٌ .. يَسَعُ (بھیل جانا) سے وَسَعٌ اور سَعَةٌ

وَصَلَ .. يَصِلُ (جوڑنا۔ ملانا) سے وَصَلَ اور حِصْلَةٌ

وَهَبٌ .. يَهَبُ (عطا کرنا) سے وَهَبٌ اور هِبَةٌ

وَصَفٌ .. يَصِفُ (کیفیت بتانا) سے وَصَفٌ اور صِفَةٌ وغیرہ

۱۰ : اے مثال و اوی میں ایسے افعال کی تعداد زیادہ ہے جن کے مصادر صحیح وزن (فَعَلَ یا فَعَّلَ) اور تبدیل شدہ وزن (عِلَّةٌ یا عِلَّةٌ) دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم مثال و اوی کے کچھ افعال ایسے بھی ہیں جن کا مصدر صرف صحیح وزن پر استعمال ہوتا ہے مثلاً وَقَعَ (ف) واقع ہونا کا مصدر صرف وَقَعَ اور وَهَنَ (ض) کمزور یا ہلکا ہونا کا مصدر صرف وَهَنَ ہی آتا ہے۔ جبکہ کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے مصدر صحیح وزن پر استعمال نہیں ہوتے بلکہ صرف تبدیل شدہ وزن پر ہی آتے ہیں جیسے وَثِقَ (ح) بھروسہ کرنا کا مصدر صرف ثِقَةٌ ہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ : اے مثال و اوی کے چند اور الفاظ قرآن کریم میں قواعد سے ہٹ کر استعمال ہوئے ہیں۔ آپ انہیں یاد کر لیں - وَسِنَ (س) اوٹھنا کا مضارع يُوْسِنُ بنتا ہے۔ اس میں "و" نہیں گری لیکن اس کا مصدر سِنَّةٌ استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح وَقَعَتْ اور وَخَذَتْ کی "و" ہمزہ میں تبدیل کر کے اِقَعَتْ اور اَخَذَتْ استعمال کیا گیا ہے۔

ذخیره الفاظ

- وج د : وَجَدَ (ض) وَجَدْنَا ، جَمَعًا مُسْتَعْنَى هُوَ ، پانا
 وس ع : وَسِعَ (س) سَعَةً كَشَادَهُ هُوَ
 وعد د : وَعَدَ (ض) وَعَدْنَا ، عِدَّةً وَعَدَهُ كَرِهْنَا
 وض ع : وَضَعَ (ف) وَضَعْنَا ، ضِعَّةً گَرَانَا ، خَلَقَ كَرِهْنَا ، رَكْنَا
 وك ل : وَكَلَّ (ض) وَكَلَّ سَپَرْدَ كَرِهْنَا (تَفَعَّلَ) لَهُ كَامِيَابِي كَا ضَاكِنَ هُوَ ،
 عَلَيْهِ كَامِيَابِي كَلِّ لَنْ بَهْرُوسَه كَرِهْنَا
 وذر ز : وَذَرَ (ف) وَذَرْنَا ، چھوڑنا ، چیرنا
 وع ظ : وَعَظَ (ض) وَعَظْنَا ، عِظَّةً نَصِيحَتَ كَرِهْنَا
 وق ع : وَقَعَ (ف) وَقَعْنَا ، وَقَعَ هُوَ (اِنْعَالَ) وَقَعَ كَرِهْنَا ، پھسادینا
 وزر ز : وَزَرَ (ض) وَزَرْنَا ، زَرَّةً بُوَجْهَ اِثْمَانَا وَزَرَ بُوَجْهَ وَزَرَ پھاڑاں جائے پناہ
 وزن ز : وَزَنَ (ض) وَزَنْنَا ، زِنَةً تَوَلْنَا ، وَزَنَ كَرِهْنَا
 ول ج : وَلَجَ (ض) وَلَجْنَا ، لَجَّةً دَاخِلَ هُوَ (اِفْعَالَ) دَاخِلَ كَرِهْنَا
 یق ن : يَقِنُ (س) يَقِنْنَا ، نَاطِقًا هُوَ ، نَاطِقًا هُوَ (اِفْعَالَ + اسْتَفْعَالَ) يَقِنُ كَرِهْنَا
 ود ع : وَدَعَ (ف) وَدَعْنَا ، دِعَّةً سَكُونًا سَ كَسِي چیر کو چھوڑ دینا
 (اسْتَفْعَالَ) بَطْوَرَامَانَتَ رَكْنَا
 وصل ل : وَصَلَ (ض) وَصَلْنَا ، حِمْلَةً جَوْرْنَا ، مَلَانَا
 یس ر : يَسُرُّ (ض) يَسُرُّ اَكْلَ وَاَسَانَ هُوَ (تَفَعَّلَ) اَكْلَ وَاَسَانَ كَرِهْنَا
 يَسُرُّ اَسَانِي ، خَوْشَحَالِي
 ورج ل : وَرَجَلْنَا ، خَوْفَ مَحْسُوسٍ كَرِهْنَا
 ورت ح : وَرَثَ (ح) وَرَثْنَا ، رِثَّةً وَاَرَثَ هُوَ (اِفْعَالَ) وَاَرَثَ بَنَانَا

مشق نمبر ۶۷ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیلی شدہ شکل دونوں کی صرف صغیر کریں :

- (i) وض ع (ف) (ii) وج د (ض) (iii) وج ل (س)
 (iv) یق ن (افعال) (v) وك ل (تفعل) (vi) وك (افعال)
 (vii) ود ع (استفعال)

مشق نمبر ۶۷ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں :

- (۱) يَعِدُ (۲) وَضَعْتُ (۳) وَضَعْتُ (۴) سَعَةً (۵) تَوَكَّلْتُ (۶) مِيْعَاذُ
 (۷) عِظْتُ (۸) يُوقِعُ (۹) يَزِرُونَ (۱۰) يُوعِظُونَ (۱۱) مَوَازِينُ (۱۲) يَلِجُ
 (۱۳) وَجَدْنَا (۱۴) وَعَدْنَا (۱۵) يُوقِنُونَ (۱۶) ذُرٌّ (۱۷) مُسْتَوْدِعٌ
 (۱۸) مُتَوَكِّلُونَ (۱۹) يُوَصِّلُ (۲۰) قَعْوًا (۲۱) فَلْيَتَوَكَّلْ (۲۲) لَا تَوَجَّلْ
 (۲۳) تَزِرُ (۲۴) زَنُوا (۲۵) يَسِرُ (۲۶) يُوَلِّجُ (۲۷) وَارِثَةٌ
 (۲۸) مُتَكِنُونَ (۲۹) يَسْرُنَا (۳۰) مِيْرَانُ (۳۱) لَا تَذُرْ (۳۲) يَسْتَيْقِنُ

مشق نمبر ۶۷ (ج)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں افعالِ مثال کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں۔
 پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں :

- (۱) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ (۲) وَلَمْ يُوْتِ سَعَةً مِنَ الْمَالِ

(۳) الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ (۴) فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ انِّي وَضَعْتُهَا آلْتَى
(۵) اِنْ اَوَّلُ تَيْبٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَنَّةٍ (۶) فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلٰى اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (۷) اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْاَمِيْعَادَ (۸) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ (۹) فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ وَعِظُهُمْ وَقُلْ لَهُمْ (۱۰) وَلَوْ اَنَّهْمُ فَعَلُوْا مَا
يُوْعْظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ (۱۱) اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُوَقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ
(۱۲) وَهَمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُورِهِمْ اَلَا سَاءَ مَا يَزُرُوْنَ (۱۳) وَالْوَزْنُ
يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۱۴) وَلَا يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ (۱۵) قَدْ وُجِدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
(۱۶) وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُوْنَ (۱۷) وَقَالُوا ذُرْنَا نَكُنْ مَعَ
الْقَاعِيْدِيْنَ (۱۸) وَتَعْلَمُ مُسْتَقَرُّهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا (۱۹) عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (۲۰) وَالَّذِيْنَ يَصَلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُوصَلَ
(۲۱) وَنَفَحَتْ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ فَفَعَلُوْا لَهٗ سَجْدًا (۲۲) قَالُوا لَا تَوْجَلْ
(۲۳) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى (۲۴) وَاقْوُوا الْعَاقِلَ اِذَا كُنْتُمْ وَرَثًا
بِالْقِسْطِ اِلَى الْمُسْتَقِيْمِ (۲۵) رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ
(۲۶) الَّذِيْنَ يَرْتُوْنَ الْفِرْدَوْسَ (۲۷) سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَوَعَضْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ
الْوَاعِظِيْنَ (۲۸) اِنَّ اللّٰهَ يُوَلِّجُ الْاَيْلَ فِي النَّهَارِ (۲۹) عَلٰى الْاَرَآئِكِ مُتَكِنُوْنَ
(۳۰) وَاوْرَثْنَا بَنِيْ اِسْرٰٓئِيْلَ الْكِتٰبَ (۳۱) فَاِنَّمَا يَسْرُنُهٗ بِلِسٰنِكَ
(۳۲) وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ (۳۳) رَبِّ لَا تَذَرْ عَلٰى الْاَرْضِ مِنَ
الْكٰفِرِيْنَ (۳۴) لِيَسْتَفِيْقَ الَّذِيْنَ اٰوْتُوا الْكِتٰبَ

اجوف (حصہ اول)

۷۲: ۱ پیرا گراف ۵ : ۶۵ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے عین کلمہ کی جگہ کوئی
حرف علت "و" یا "ی" آجائے تو اسے اجوف کہتے ہیں۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ عین کلمہ
کی جگہ اگر "و" ہو تو اسے اجوف واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے اجوف یائی کہتے ہیں۔ ان شاء اللہ
اس سبق میں ہم اجوف میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۷۲: ۲ اجوف کا قاعدہ نمبر ۱ یہ ہے کہ حرف علت (واوی) اگر متحرک ہو اور اس کے ماقبل فتح
(زیر) ہو تو حرف علت کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے قَوْل سے قَال (اس نے کہا) '
بِئَع سے بَاع (اس نے سود کیا) ' نَيْل سے نَالَ (اس نے پایا) ' خَوْف سے خَاف
(وہ ڈرا) اور طَوْل سے طَالَ (وہ لمبا ہوا) وغیرہ۔

۷۲: ۳ اجوف کا قاعدہ نمبر ۲ یہ ہے کہ حرف علت (واوی) اگر متحرک ہو اور اس کا ماقبل
ساکن ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود حرکت کے موافق حرف علت میں
تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے خَوْف (س) کا مضارع يَخْوَفُ بنتا ہے۔ اس میں حرف علت
متحرک اور ماقبل ساکن ہے، اس لئے پہلے یہ يَخْوَفُ ہوگا اور پھر يَخَافُ ہو جائے گا۔
اسی طرح قَوْل (ن) کا مضارع يَقْوُلُ پہلے يَقْوُلُ ہوگا اور پھر يَقْوُلُ ہی رہے گا۔
بِئَع (ض) کا مضارع يَبِئَعُ پہلے يَبِئَعُ ہوگا اور پھر يَبِئَعُ ہی رہے گا۔

۷۲: ۴ اجوف کا قاعدہ نمبر ۳ (الف) یہ ہے کہ اجوف کے عین کلمے کے مابعد حرف پر اگر
علامت سکون ہو، خواہ ساکن ہونے کی وجہ سے یا مجزوم ہونے کی وجہ سے، تو دونوں صورتوں
میں عین کلمہ کا اصلی یا تبدیل شدہ حرف علت گر جاتا ہے۔ اس کے بعد قلم کی حرکت کا فیصلہ
قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے تحت کرتے ہیں۔

۵ : ۷۲ اجوف کا قاعدہ نمبر ۳ (ب) یہ ہے کہ حرف علت گرنے کے بعد ناکلمہ پر غور کرتے ہیں۔ اگر :

(i) ناکلمہ اصلاً ساکن تھا اور دوسرے قاعدے کے تحت انتقال حرکت کی وجہ سے متحرک ہوا ہے تو اس کی حرکت برقرار رہے گی۔

(ii) ناکلمہ اصلاً مفتوح تھا تو اس کی فتح کو ضمیمہ یا کسرہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کا اصول یہ ہے کہ اس فعل کا مضارع اگر مضموم الحین (باب نَصْوٍ یا نَكْوَمٍ) ہے تو ضمیمہ دیتے ہیں ورنہ کسرہ۔ اب آپ اس قاعدہ کو چند مثالوں کی مدد سے سمجھ لیں۔

۶ : ۷۲ پہلے ہم وہ مثالیں لیتے ہیں جہاں انتقال حرکت ہوتی ہے۔ نَحْوَف (س) کے مضارع کی اصلی شکل نَحْوَفٌ بنتی ہے۔ جب گرد ان کرتے ہوئے ہم جمع مؤنث غائب کے صیغہ پر پہنچیں گے تو اس کی اصلی شکل نَحْوَفْنَ ہوگی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ حرف علت متحرک ہے اور ما قبل ساکن ہے اس لئے یہ اپنی حرکت ما قبل کو منتقل کر کے خود الف میں تبدیل ہو جائے گا تو شکل نَحَاْفْنَ ہو جائے گی۔ اب لام کلمہ پر علامت سکون ہے اس لئے قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے مطابق الف گر جائے گا اور قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے مطابق ناکلمے کی حرکت چونکہ منتقل شدہ ہے اس لئے وہ برقرار رہے گی۔ اس طرح استعمالی شکل نَحْفَنُ ہوگی۔ اسی طرح قَوْل (ن) سے بقَوْلُنْ پہلے بقَوْلُنْ اور پھر بقُلْنْ ہوگا اور تبع (ض) سے ببیعُنْ پہلے ببیعُنْ اور پھر ببیعُنْ ہوگا۔

۷ : ۷۲ اب ہم وہ مثالیں لیتے ہیں جہاں ناکلمہ اصلاً مفتوح ہوتا ہے نَحْوَف (س) سے ماضی کی گرد ان کرتے ہوئے ہم جمع مؤنث غائب کے صیغہ پر پہنچیں گے تو اس کی اصلی شکل نَحْوَفْنَ ہوگی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ حرف علت متحرک ہے اور اس کے ما قبل فتح ہے اس لئے "و" تبدیل ہو کر الف بنے گی تو شکل نَحَاْفْنَ ہو جائے گی۔ اب لام کلمہ پر علامت سکون ہے۔ اس لئے قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے تحت الف گر جائے گا۔ پھر قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے

تحت ہم نے دیکھا کہ ناکلمہ اصلاً مفتوح ہے اس لئے اس کی فتح کو ضمیمہ یا کسرہ میں بدلنا ہوگا۔ چونکہ مضارع مضموم الحین نہیں ہے اس لئے فتح کو کسرہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی شکل نَحْفَنُ ہوگی۔ اسی طرح قَوْل (ن) سے قَوْلُنْ پہلے قَائُنْ اور پھر قُلْنْ ہوگا اور تبع (ض) سے ببیعُنْ پہلے بباعُنْ اور پھر ببیعُنْ ہوگا۔

۸ : ۷۲ انتقال حرکت والے قاعدہ نمبر ۲ کے مستثنیات (Exceptions) کی فہرست ذرا طویل ہے۔ آپ کو انہیں یاد کرنا ہوگا۔

- (۱) اسم الآلة جیسے مَكْبِئَاتُ (مانپنے کا آلہ) مُنَوِّاتُ (کپڑے بننے کی کھڑی) ، مِفْوَنُ (کدال) ، مِضْبِدَةٌ (پھندا) وغیرہ بغیر تبدیلی کے استعمال ہوتے ہیں۔
- (۲) اسم التفضیل جیسے اقْوَمُ (زیادہ پائیدار) ، اَطْيَبُ (زیادہ مہا کیزہ) وغیرہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔
- (۳) الوان و عیوب کے مذکر کا وزن اَفْعَلُ جیسے اَسْوَدُ (سیاہ) اَبْيَضُ (سفید) وغیرہ۔
- (۴) الوان و عیوب کے مزید فیہ کے ابو اب جیسے اَسْوَدُ يَسْوَدُ (سیاہ ہونا) اَبْيَضُ يَبْيِضُ (سفید ہونا) وغیرہ
- (۵) افعال تعجب (جو اَفْعَلْہ اور اَفْعَلْ بہ کے وزن پر آتے ہیں) جیسے مَا اَطْوَلْہ یا اَطْوَلْ بہ (وہ کتنا لمبا ہے) مَا اَطْيَبْہ یا اَطْيَبْ بہ (وہ کتنا مہا کیزہ ہے) وغیرہ

مشق نمبر ۶۸

ق و ل (ن) ب ی ع (ض) اور خ و ف (س) سے ماضی معروف اور مضارع معروف میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل، دونوں کی صرف کبیر کریں۔

اجوف (حصہ دوم)

۱ : ۳۷ گزشتہ سبق میں ہم نے اجوف کے کچھ قواعد سمجھ کر صرف کبیر پر ان کی مشق

کر لی۔ اس سبق میں اب ہم صرف صغیر کے حوالہ سے کچھ باتیں سمجھیں گے۔ اس کے علاوہ محدود دائرہ کار والے کچھ مزید قواعد کا مطالعہ بھی کریں گے۔

۲ : ۳۷ اجوف سے فعل امر بنانے کے لئے کسی نئے قاعدہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ

گزشتہ سبق کے قاعدہ نمبر ۲ اور ۳ کا ہی اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً خ وف (س) سے فعل مضارع کی اصلی شکل يَخْوَفُ اور فعل امر کی اصلی شکل اِخْوَفُ بنتی ہے۔ قاعدہ نمبر ۲ کے تحت "و"

اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے الف میں تبدیل ہوگی اور ناقلمہ متحرک ہو جانے کی وجہ سے ہمزہ الوصل کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اس طرح یہ خـ ف ہو جائے گا۔ پھر قاعدہ

نمبر ۳ (الف) کے تحت الف گرے گا اور قاعدہ ۳ (ب) کے تحت ناقلمہ پر منتقل شدہ حرکت برقرار رہے گی۔ اس طرح فعل امر خَفْ بنے گا۔ اسی طرح ق ول (ن) کا فعل امر اُقْوُلْ

سے قُوُلْ اور پھر قُلْ ہوگا اور ب ی ع (ض) کا فعل امر اَبِيعْ سے بَيْعْ اور پھر بَعْ ہوگا۔

۳ : ۳۷ ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کے لئے اس کے وزن فاعِلْ کے عین کلمہ پر آنے والے حرف عِلْ کو ہمزہ میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے خ وف سے اسم الفاعل خا وف کے بجائے

خا نِلْ ہوگا۔ یہ قاعدہ صرف ثلاثی مجرد میں استعمال ہوتا ہے۔

۴ : ۳۷ اجوف کے اسم المفعول کا مطالعہ ہم دو حصوں میں کریں گے یعنی پہلے

اجوف واوی کا اور پھر اجوف یائی کا۔ اجوف واوی سے اسم المفعول بنانے کے لئے بھی گزشتہ قواعدی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً قان کا اسم المفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر اصلاً مَفْعُوْلٌ

ہوگا۔ اب "و" قاعدہ نمبر ۲ کے تحت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کرے گی اور اس کے مابعد حرف ساکن ہے اس لئے قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے تحت یہ گر جائے گی۔ اس طرح یہ استعمالی شکل مَفْعُوْلٌ بنے گی۔ ہم کہہ سکتے ہیں اجوف واوی کا اسم المفعول مَفْعُوْلٌ کے بجائے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

۵ : ۳۷ اجوف یائی کا اسم المفعول خلاف قیاس مَفْعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے اور صحیح وزن یعنی مَفْعُوْلٌ پر بھی آتا ہے۔ اکثر الفاظ کا اسم المفعول دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

ب ی ع سے اسم المفعول مَبِيْعٌ اور مَبِيُوْعٌ دونوں درست ہیں۔ اسی طرح ع ی ب سے اسم المفعول مَعِيْبٌ اور مَعِيُوْبٌ دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ بعض مادوں سے اسم

المفعول صرف مَفْعِيْلٌ کے وزن پر ہی آتا ہے جیسے ش ی د سے مَشِيْمٌ (مضبوط کیا ہوا) اور ک ی ل سے مَكِيْلٌ (ماپا ہوا)۔

۶ : ۳۷ اجوف کے ایک قاعدہ کا زیادہ تر اطلاق ماضی مجہول میں ہوتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف عِلْ اگر مکسور ہے اور اس کے ماقبل ضمہ ہو تو ضمہ کو کسرہ میں بدل کر حرف عِلْ کو "ی"

ساکن میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً ق ول کا ماضی مجہول اصلاً قُوِلْ ہوگا اور ب ی ع کا ماضی مجہول اصلاً بَيْعْ ہوگا۔ ان دونوں میں حرف عِلْ مکسور ہے اور ماقبل ضمہ ہے اس لئے ضمہ کو

کسرہ میں اور حرف عِلْ کو "و" ساکن میں تبدیل کریں گے تو یہ قَبِيْلٌ اور بَيْعٌ ہو جائیں گے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اجوف کا ماضی مجہول زیادہ تر فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اجوف کے مضارع

مجہول میں تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔

۷ : ۳۷ ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جب ایک لفظ میں دو حرف عِلْ یکجا ہو جائیں اور ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر کے ان کا ادغام کر دیتے ہیں۔ اس

قاعدہ کے مطابق فَعِيْلٌ کے وزن پر آنے والے اجوف واوی کے بعض اسماء میں تبدیلی ہوتی

ہے۔ مثلاً س وء سے فَعِيل کے وزن پر سَيُوء بنتا ہے۔ پھر اس قاعدہ کے مطابق سَيَاء (برائی) ہو جاتا ہے۔ اسی طرح س وء سے سَيُوذ پھر سَيَد (سردار) اور م وء سے مَيُوذ پھر مَيَد (مردہ) ہوگا۔ اجوف یائی میں چونکہ سین کلمہ "ی" ہوتا ہے اس لئے فَعِيل کے وزن پر آنے والے الفاظ میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوتی صرف ادغام ہوتا ہے۔ مثلاً ط ی ب سے طَيَّب پھر طَيَّب ل ی ن سے لَيِّن پھر لَيِّن (نرم) اور ب ی ن سے بَيِّن پھر بَيِّن (واضح) ہوگا۔

۸ : ۷۳ اجوف کی تبدیلیاں مزید فیہ کے ان چار ابواب میں ہوتی ہے جن کے شروع میں ہمزہ آتا ہے یعنی افعال، افعال، انفعال اور استفعال۔ بقیہ چار ابواب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ مزید یہ کہ اجوف کے قاعدہ نمبر ۳ (ب) کا اطلاق مزید فیہ کے کسی باب پر نہیں ہوتا۔

۹ : ۷۳ مزید فیہ کے جن چار ابواب میں تبدیلی ہوتی ہے ان کے اسم الفاعل میں گزشتہ قواعد کے مطابق تبدیلی ہوتی ہے۔ مثلاً ض ی ع سے باب افعال میں اَضَاع (اَضَيْع)، يُضَيِّع (يُضَيِّع) (برباد کرنا) ہوگا۔ اس کے اسم الفاعل کی اصلی شکل مُضَيِّع بنتی ہے۔ اب قاعدہ نمبر ۲ کے تحت حرف علت کی حرکت ماقبل کو منتقل ہوگی اور "ی" کسرہ کے مناسب ہونے کی وجہ سے برقرار رہے گی۔ اس طرح یہ مُضَيِّع ہو جائے گا۔ اسی طرح خ و ن سے باب افعال میں اِخْتَانَ (اِخْتَوْنَ)، يَخْتَانُ (يَخْتَوْنَ) (خیانت کرنا) ہوگا۔ اس کے اسم الفاعل کی اصلی شکل مُخْتَوِّن بنتی ہے۔ اب قاعدہ نمبر ۱ کے تحت "و" تبدیل ہو کر الف بنے گی تو یہ مُخْتَوِّن ہو جائے گا۔

۱۰ : ۷۳ اجوف سے باب افعال اور استفعال کے مصادر میں تبدیلی اصلاً تو گزشتہ قواعد کے تحت ہی ہوتی ہے لیکن اس کے نتیجے میں دو الف یکجا ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایک

الف کو گرا کر آخر میں "ة" کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً ض ی ع سے باب افعال میں اَضَاع، يُضَيِّع کا مصدر اصلاً اَضِيَاع ہوگا۔ اب ی اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے الف میں تبدیل ہوگی تو لفظ اَضَاع ہو جائے گا۔ پھر ایک الف کو گرا کر آخر میں "ة" کا اضافہ کریں گے تو اَضَاعَةٌ بنے گا۔ اسی طرح سے ع و ن سے اِعَانَةٌ اور ط و ع سے اِطَاعَةٌ وغیرہ بنتے ہیں۔ ع و ن سے باب استفعال کا مصدر اصلاً اِسْتَعَوَانٌ ہوگا جو پہلے اِسْتِعَانٌ اور پھر اِسْتِعَانَةٌ ہو جائے گا۔

۱۱ : ۷۳ باب افعال اور انفعال کے مصادر میں اجوف و اوی کی "و" تبدیل ہو کر "ی" بن جاتی ہے۔ مثلاً خ و ن سے باب افعال کا مصدر اصلاً اِخْتَوَانٌ ہوگا جو اِخْتِيَانٌ (خیانت کرنا) ہو جائے گا۔ جبکہ غ ی ب سے باب افعال کا مصدر اصلاً اِغْتِيَابٌ (غیبت کرنا) ہوگا اور اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں یعنی یہ اسی طرح استعمال ہوگا۔ اسی طرح ھ و ر سے باب افعال کا مصدر اصلاً اِنْهَوَارٌ ہوگا جو اِنْهِيَارٌ (گر جانا) ہو جائے گا۔

۱۲ : ۷۳ اجوف کے ثلاثی مجرد کے ماضی مجہول کے قاعدے کا اطلاق باب افعال کے ماضی مجہول پر بھی ہوتا ہے۔ باب افعال سے مجہول نہیں آتا۔ جبکہ باب افعال اور استفعال کے ماضی مجہول میں تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔ اجوف کے لئے ثلاثی مجرد کی طرح مزید فیہ کے مضارع مجہول میں بھی تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۳ : ۷۳ باب استفعال کے چند افعال اجوف کی تبدیلیوں سے مستثنیٰ ہیں جیسے اِسْتَضَوَّبٌ، يَسْتَضَوِّبُ، اِسْتَضَوَّأَ (کسی معاملہ کی منظوری دینا یا چاہنا)، اِسْتَحْوَذَ، يَسْتَحْوِذُ، اِسْتَحْوَذَا (کسی کی سوچ پر قابو پالینا، غالب آجانا) وغیرہ۔

ذخیرہ الفاظ

ع و ذ : عَادَ (ن) عَوَّذَ کسی کی پناہ میں آنا یا مانگنا، (انعال) کسی کو کسی کی پناہ گاہ میں دینا، (تفعیل) خود پناہ دینا

زیاد: زَادَ (ض) زَيْدًا، زَيْدًا قَدْ بَرَّهْنَا، زَيْدًا قَدْ بَرَّهْنَا، زَيْدًا قَدْ بَرَّهْنَا (لازم و متعدی)
 رود: زَادَ (ن) زَوْدًا کسی چیز کی طلب میں گھومنا، (افعال) قصد کرنا، ارادہ کرنا
 ثوب: ثَابَ (ن) ثَوْبًا کسی چیز کا اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹنا مَعْنَاهُ لَوْنُهُ کی جگہ
 ثَوْبًا، مَقْوُوتًا بدلہ، عمل کی جزا جو عمل کرنے والے کی طرف لوٹی ہے،
 ثَوْبًا، ثِيَابًا کپڑا

توب: تَابَ (ن) تَوْبًا، تَوْبَةً ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹنا،
 تَابَ إِلَيَّ بِنْدَعِي كَاللَّهِ فِي طَرَفِ لَوْثَاءٍ تَوْبَةً كَرِهْتُهَا، تَابَ عَلَيَّ اللَّهُ كِي شَقَقْتُ وَأُورِحْتُ
 کا بندے کی طرف لوٹنا۔ توبہ قبول کرنا

صوب: صَابَ (ن) صَوْبًا اوپر سے اترنا، پہنچنا، لگانا، (ض) صَبَبْنَا نِشَاءً نَهْ يَرْكَبْنَا،
 (افعال) نِشَاءً نَهْ يَرْكَبْنَا، صَوْبًا صحیح بات

جوب: جَابَ (ن) جَوْبًا کاٹنا، جواب دینا، (افعال + استفعال) بَاتَ مَا نَلَيْمًا،
 درخواست قبول کرنا

طوع: طَاعَ (ن) طَعُوْعًا خوشی سے فرمانبرداری ہونا، (افعال) فَرَمَانِبَرْدَارِي كَرِهْنَا، عَكْمًا بِجَالَانَا
 (تفعیل) تَكْلِيْفًا اِثْمًا كَرِهْنَا، نَقَلَ عِبَادَتًا كَرِهْنَا (استفعال) عَكْمًا بِجَالَانَا
 کے لئے ضروری اسباب کا مہیا ہونا، طاقت رکھنا

بیان: بَانَ (ض) بَيْنًا ظاہر ہونا، (افعال + تفعیل) وَاضِحًا كَرِهْنَا،
 (تفعیل + استفعال) وَاضِحًا هُوَ

صیاز: صَاوَرَ (ض) صَوْرًا منتقل ہونا، انجام کو پہنچنا

سوء: سَاءَ (ن) سَوَاءً برا ہونا، غمگین کرنا، بے جا سلوک کرنا، (افعال) بَرَّأْنَا كَرِهْنَا
 قوم: قَامَ (ن) قِيَامًا کھڑا ہونا، (افعال) كَهْرًا كَرِهْنَا، (استفعال) سِيدَهَا هُوَ، ڈٹ جانا
 ذوق: ذَاقَ (ن) ذَوْقًا چکھنا، (افعال) چکھانا

خیار: خَاوَرَ (ض) خَيْرًا قَبْرًا دینا، پسند کرنا، (افعال) جَمِنَ لِيْمًا،
 (استفعال) بَهْلَانِي طَلَبَ كَرِهْنَا، خَيْرًا وَهِيَ جَوْسِبُ كُوَيْسَبُ هُوَ، بَهْلَانِي
 شئی بن: شَاءَ (ف) شَيْئًا، مَشِيئَةً ارادہ کرنا۔ شَيْءًا وَهِيَ جَوْسِبُ كُوَيْسَبُ هُوَ اور خیر و ی جائزے
 بیع: بَاعَ (ض) بَيْعًا بیچنا، سودا کرنا، (مفاعلة) خَرِيْدًا فَرُوْحًا كَرِهْنَا، بَايَعًا مَعَاهِدَةً كَرِهْنَا،
 بیعت کرنا

بوان: بَاءَ (ن) بَوَاءً لَوْثًا، لَوْثًا، (تفعیل) اَبَادَ كَرِهْنَا، (تفعیل) كَسِي جَلَدًا اِتْمَامًا اِخْتِيَارًا
 کرنا

کیاد: كَادَ (ض) كَيْدًا خَفِيْعًا پیر کرنا

جوع: جَاعَ (ن) جَوْعًا بھوکا ہونا

خوف: خَافَ (ف) خَوْفًا ڈرنا، (افعال + تفعیل) ڈرانا

ریب: رَابَ (ض) رَيْبًا کسی کو شک میں ڈالنا، (افعال) شَكَّ كَرِهْنَا

ضیاع: ضَاعَ (ض) ضَيْعًا، ضَيْعًا ضَاعَ هُوَ، (افعال) ضَاعَ كَرِهْنَا

مشق نمبر ۶۹ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی
 صرف صغیر کریں :

(۱) قول (ن) (۲) بیع (ض) (۳) خوف (س)

(۴) رود (افعال) (۵) ریب (افعال) (۶) جوب (استفعال)

مشق نمبر ۶۹ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) اَشْرَوْذُ (۲) مَشَابَهُ (۳) ثَبَّ (۴) فَلَيْسَتْ جِيئُوا (۵) اَطْعَمْنَا

(۶) الْمَصِيرُ (۷) أُعِيدُ (۸) تُبْتُ (۹) فَانْتُمْ (۱۰) إِخْتَارَ
 (۱۱) أُصِيبُ (۱۲) أَشَاءَ (۱۳) بَايَعْتُمْ (۱۴) نَدَيْتُمْ (۱۵) تَبَوَّأَ
 (۱۶) تَوَبَّأَ (۱۷) مُجِيبٌ (۱۸) أَقَامُوا (۱۹) لَا تُطِيعُ (۲۰) رَذِ
 (۲۱) اسْتَعِيدَ (۲۲) مُبِينٌ (۲۳) إِخْتَرْنَا (۲۴) ذُقْ (۲۵) تَتَوَبَّأَ

مشق نمبر ۶۹ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں میں افعال اجوف کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں :

(۱) فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا (۲) مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا
 (۳) أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۴) وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ
 (۵) وَأَرْنَا مَنَابِقَ كِنَانٍ وَعَبَّ عَلَيْنَا (۶) فَلَيْسَ جَبِينًا لِي وَلِيَوْمِنَا هٰذَا
 (۷) وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (۸) أَلْقُرْآنُ
 هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ (۹) وَإِنِّي أُعِيدُهَا بِيَدِكَ (۱۰) وَإِنْ تُصِيبْكُمْ سَيِّئَةٌ
 يَقْرَأُوا بِهَا (۱۱) تَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ (۱۲) قَالَ إِنِّي
 تُبْتُ النَّاسَ (۱۳) وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلَأْتُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
 مَعَكَ (۱۴) أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَظْهَرْ قُلُوبَهُمْ (۱۵) أَوْ عَدَلُ
 ذَلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ (۱۶) وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا
 (۱۷) عَدَابِي أُصِيبَ بِهِ مِنْ أَشْيَاءِ (۱۸) فَاسْتَبَشِرُوا بِنِعْمَتِ اللَّهِ الَّتِي بَايَعْتُمْ بِهِ
 (۱۹) ثُمَّ نَدَيْتُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ (۲۰) وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ
 تَبَوَّأَا الْقَوْمَ كَمَا بَمِصْرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ (۲۱) وَإِنْ يُرِيدُكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ

يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (۲۲) فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ تَوَبُّوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي
 قَرِيبٌ مُّجِيبٌ (۲۳) كَذَلِكَ كَذَّبْنَا لِيُوسُفَ (۲۴) وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
 وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ (۲۵) فَكَفَرَتْ بِنِعْمِ اللَّهِ فَادَّاهَا اللَّهُ لِبَاسِ الْجُوعِ
 وَالْخَوْفِ (۲۶) إِنَّهُ كَانَ فَاجِحًا وَسَاءَ سَبِيلًا (۲۷) وَلَا تُطِيعُ مَنْ أَغْفَلْنَا
 قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا (۲۸) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (۲۹) إِلَى الْمَصِيرِ (۳۰) إِنَّ
 الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَمُوا (۳۱) فَاسْتَعِيدَ بِاللَّهِ (۳۲) وَمَنْ أَسَاءَ
 فَعَلَيْهَا (۳۳) إِلَى اللَّهِ تُصِيرُ الْأُمُورُ (۳۴) إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ
 (۳۵) وَلَقَدْ اخْتَرْنَا هُمْ عَلَىٰ عَالَمِينَ (۳۶) ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ
 الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ (۳۷) وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ (۳۸) إِنَّ تَوَبَّأَ إِلَى اللَّهِ
 (۳۹) مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (۴۰) إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَ
 أَكِيدُ كَيْدًا (۴۱) وَلَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ (۴۲) وَلَا تَزِدُ
 الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا (۴۳) وَمَا تَشَاؤُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (۴۴) إِنَّ جَاءَ كُمْ
 فَاسِقٌ مِّنْهُمْ فَنَبِّئُوهُمْ أَنَّ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ (۴۵) فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ
 اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا (۴۶) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
 ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا (۴۷) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
 (۴۸) مَنْ كَذَّبَ عَلَىٰ مِنَّمِمْدَا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ناقص (حصہ اول) (ماضی معروف)

۱: ۷۴ پیرا گراف ۵: ۶۵ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت یعنی "و" یا "ی" آجائے اسے ناقص کہتے ہیں۔ اگر لام کلمہ کی جگہ "و" ہو تو اسے ماقص وادی اور اگر "ی" ہو تو اسے ماقص یا ئی کہیں گے۔ ناقص انفعال اور اسما میں اجوف کی نسبت زیادہ تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ تبدیلیاں تو ناقص کے قواعد کے تحت ہوتی ہیں اور کچھ گزشتہ اسباق میں پڑھے ہوئے قواعد کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ناقص میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے زیادہ غور اور توجہ کی ضرورت ہوگی۔ ساتھ ہی گزشتہ قواعد کا پوری طرح یاد رکھنا بھی ضروری ہے۔

۲: ۷۴ اجوف کے پہلے قاعدہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ حرف علت متحرک ہو اور ماقبل فتح ہو تو حرف علت (و/ی) کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اجوف میں اس قاعدہ کے اطلاق کے وقت "و" اور "ی" دونوں کو تبدیل کر کے الف ہی لکھا جاتا ہے جیسے قَوْلٌ سے قَالٌ اور تَبِعَ سے بَاعَ لیکن ناقص میں جب اس قاعدہ کا اطلاق کرتے ہیں تو تبدیل شدہ الف کو لکھنے کا طریقہ ناقص وادی اور ناقص یا ئی میں مختلف ہوتا ہے۔ ناقص وادی (مجرد) میں جب "و" الف میں بدلتی ہے تو وہ بصورت الف ہی لکھی جاتی ہے جیسے دَعَا سے دَعَا (اس نے پکارا) نَلَوْا سے قَلَا (وہ پیچھے پیچھے آیا) وغیرہ۔ ناقص یا ئی میں جب "ی" الف میں بدلتی ہے تو وہ بصورت یب مقصورہ یعنی ئی لکھی جاتی ہے جیسے مَشَى سے مَشَى (وہ چلا) غَضَى سے

غَضَى (اس نے مافرمانی کی) وغیرہ۔ البتہ اگر ناقص کے فعل ماضی کے بعد ضمیر مفعولی آ رہی ہو تو وادی اور یا ئی دونوں میں الف ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے دَعَا هُمْ (اس نے ان کو پکارا)، غَضَانِي (اس نے میری مافرمانی کی) وغیرہ۔

۳: ۷۴ آپ نے دیکھ لیا کہ اجوف کے پہلے قاعدہ کا اطلاق اجوف اور ناقص دونوں پر ہوتا ہے۔ لیکن ناقص میں اس قاعدہ کا ایک استثنیٰ ہے۔ ناقص کے جن جن انفعال میں اس قاعدہ کا اطلاق ہوگا ان سب انفعال کی گردان میں تنظیہ کے حسب ذیل صیغے اس سے مستثنیٰ ہیں:

(۱) ماضی معروف میں تنظیہ کا پہلا صیغہ یعنی تنظیہ مذکر غائب فَعَلَا کا وزن۔

(۲) مضارع معروف میں تنظیہ کے پہلے چار صیغے یعنی تنظیہ غائب و حاضر اور مذکر و مؤنث يَفْعَلَانِ اور تَفْعَلَانِ کے اوزان۔

مثال کے طور پر ماضی معروف میں دَعَا (دَعَا) کا تنظیہ دَعَا اور مَشَى (مَشَى) کا تنظیہ مَشَى ہی رہے گا۔ اسی طرح مضارع معروف میں يَسْعَيْنَانِ (وہ دونوں کوشش کرتے ہیں) اور يَلْقَيْنَانِ (وہ دونوں ملتے ہیں) میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ تَسْعَيْنَانِ اور يَلْقَيْنَانِ بھی اسی طرح استعمال ہوں گے حالانکہ ہر لفظ میں حرف علت متحرک اور ماقبل فتح کی صورت حال موجود ہے۔

۴: ۷۴ ناقص کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ ناقص کے لام کلمہ کا حرف علت اور صیغہ کا حرف علت اگر یکجا ہو جائیں تو لام کلمہ کا حرف علت گر جاتا ہے۔ پھر

(۱) عین کلمہ پر اگر فتح ہے تو وہ برقرار رہے گی جیسے دَعَا (دَعَا) سے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل دَعَاؤُا بنتی ہے۔ اس کے لام کلمہ کی "و" گرے گی تو دَعَاؤُا باقی بچے گا۔ عین کلمہ کی فتح برقرار رہے گی۔ اس لئے یہ دَعَاؤُا ہی استعمال

ہوگا۔ اسی طرح زَمَى (زَمَى) "اس نے پھینکا" کے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل زَمُوا ہوگی۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی تو زَمُوا باقی بچے گا جو اسی طرح استعمال ہوگا۔

(ii) عین کلمہ پر اگر ضمہ یا کسرہ ہے تو اسے صیغہ کے حرف علت کے مناسب رکھنا ہوگا۔ جیسے لَقِيَ کے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل لَقِيُوا ہوگی۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی تو لَقِيُوا باقی بچے گا۔ عین کلمہ کی کسرہ صیغہ کی "و" سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے اس کو ضمہ میں تبدیل کر کے لَقُوا استعمال کریں گے۔ سَرُو (شریف ہونا) سے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی شکل سَرُوا ہوگی۔ لام کلمہ کی "و" گری تو سَرُوا بچے گا۔ عین کلمہ کی ضمہ صیغہ کی "و" کے مناسب ہے اس لئے سَرُوا ہی استعمال ہوگا۔

۴:۵ ناقص کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی صیغہ میں حرف علت کے بعد والاحرف ساکن ہو اور اس سے ماقبل حرف پر فتح ہو تو حرف علت گر جائے گا جیسے دع سے ماضی معروف کے واحد مونث غائب کے صیغہ میں اصلی شکل دَعُوْثٌ ہوگی۔ حرف علت کے مابعد ساکن ہونے اور ماقبل فتح ہونے کی وجہ سے "و" گر جائے گی۔ اس طرح استعمالی شکل دَعُتٌ ہوگی۔ البتہ اگر حرف علت کے مابعد ساکن ہو لیکن اس سے ماقبل فتح نہ ہو تو حرف علت برقرار ہے گا جیسے لَقِيَ کی صیغہ مذکورہ میں اصلی شکل لَقِيَتْ ہوگی۔ یہاں حرف علت کے مابعد حرف ساکن ہے لیکن ماقبل حرف پر فتح نہیں بلکہ کسرہ ہے اس لئے دوسرے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا اور لَقِيَتْ ہی استعمال ہوگا۔

۴:۶ اب یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ ماضی معروف میں تطنیبہ مونث غائب کا صیغہ اپنے

واحد کی استعمالی شکل سے بنتا ہے مثلاً دَعْتُ سے دَعْنَا بنے گا اور لَقِيَتْ سے لَقِيْنَا بنے گا۔ اس کے بعد ماضی کے وہ صیغے آجاتے ہیں جن میں لام کلمہ ساکن ہوتا ہے یعنی فَعَلْنَا، فَعَلْتُمْ سے لے کر فَعَلْتُ، فَعَلْنَا تک۔ ان تمام صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

مشق نمبر ۷

مندرجہ ذیل مادوں سے ماضی معروف میں اصلی اور استعمالی شکل دونوں کی صرف کیہ کریں :

- (i) ع ف و (ن) = معاف کر دینا
(ii) ھ دی (ض) = ہدایت دینا
(iii) ن س ی (س) = بھول جانا
(iv) س رو (ک) = شریف ہونا
(v) س ع ی (ف) = کوشش کرنا

ناقص (حصہ دوم)

(مضارع معروف)

۱ : ۷۵ گزشتہ سبق میں ہم نے ناقص کے ماضی معروف میں ہونے والی تبدیلیوں کو ناقص کے دو اعداد اور کچھ سابقہ اعداد کی مدد سے سمجھا تھا۔ اب ناقص کے مضارع معروف میں ہونے والی تبدیلیوں کو بھی ہم ناقص کے ایک نئے قاعدہ اور سابقہ اعداد کی مدد سے سمجھیں گے۔

۲ : ۷۵ ناقص کا تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ مضموم "و" کے ماقبل اگر ضمہ ہو تو "و" ساکن ہو جاتی ہے اور مضموم "ی" کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "ی" ساکن ہو جاتی ہے یعنی "و" = "و" اور "ی" = "ی"۔ مثال کے طور پر د (ن) کا مضارع اصلاً يَدْغُوْ بِنْتَا ہے جو اس قاعدہ کے تحت يَدْغُوْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رمی (ض) کا مضارع اصلاً يَزُمِيْ بِنْتَا ہے جو اس قاعدہ کے تحت يَزُمِيْ ہو جاتا ہے۔ لیکن اب غور کریں کہ ل ق ی (س) کا مضارع اصلاً يَلْقِيْ بِنْتَا ہے۔ اس میں اس قاعدہ کے تحت تبدیلی نہیں ہوگی کیوں کہ یائے مضموم کے ماقبل کسرہ نہیں ہے۔ البتہ یہاں اجوف کے قاعدہ نمبر ۱ کا اطلاق ہوگا۔ حرف علت متحرک کے ماقبل فتح ہے چنانچہ يَلْقِيْ تبدیل ہو کر يَلْقِيْ بنے گا۔

۳ : ۷۵ گزشتہ سبق کے پیرا گراف نمبر ۳: ۷۴ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ناقص میں مضارع معروف کے نظیہ کے پہلے چار صیغے تبدیلیوں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس لئے نظیہ کو چھوڑ کر اب ہم جمع غائب کے صیغہ پر غور کرتے ہیں۔ يَدْغُوْ (يَدْغُوْ) سے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلاً يَدْغُوْنَ بنے گا۔ یہاں لام کلمہ کا حرف علت اور صیغہ کا حرف علت یکجا ہیں اس لئے ناقص کے پہلے قاعدہ کا اطلاق ہوگا۔ لام کلمہ کی "و" گر جائے گی اس کے ماقبل کی ضمہ صیغہ کی

"و" سے مناسبت رکھتی ہے اس لئے استعمالی شکل يَدْغُوْنَ ہوگی۔ اسی طرح يَزُمِيْ (يَزُمِيْ) سے يَزُمُوْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ ماقبل کسرہ کو صیغہ کی "و" کی مناسبت سے ضمہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی شکل يَزُمُوْنَ بنے گی۔ يَلْقِيْ (يَلْقِيْ) سے يَلْقُوْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ اب چونکہ ماقبل فتح ہے لہذا یہ برقرار رہے گی اور استعمالی شکل يَلْقُوْنَ ہوگی۔

۴ : ۷۵ واحد مونث حاضر کے صیغہ پر بھی ناقص کے تیسرے قاعدے کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر يَدْغُوْ (يَدْغُوْ) سے واحد مونث حاضر کا صیغہ اصلاً تَدْغُوْنِيْ بنے گا۔ ناقص کے پہلے قاعدہ کے تحت لام کلمہ کی "و" گرے گی۔ ماقبل کی ضمہ صیغہ کی "ی" سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے اسے کسرہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی شکل تَدْغِيْنِيْ بنے گی۔ اسی طرح يَزُمِيْ (يَزُمِيْ) سے اصلاً يَزُمِيْنِيْ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ ماقبل کی کسرہ کو صیغہ کی "ی" سے مناسبت ہے اس لئے يَزُمِيْنِيْ استعمال ہوگا۔ يَلْقِيْ (يَلْقِيْ) اصلاً يَلْقِيْنِيْ بنے گا۔ اب لام کلمہ کی "ی" گرے گی اور ماقبل کی فتح برقرار رہے گی تو يَلْقِيْنِيْ استعمال ہوگا۔

۵ : ۷۵ مضارع معروف کے جمع مونث کے دونوں صیغوں میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ متکلم کے صیغوں میں ناقص کے تیسرے قاعدے کے تحت تبدیلی ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۱

مشق نمبر ۱ میں دیئے گئے مادوں سے مضارع معروف میں اصلی اور استعمالی شکل دونوں کی صرف کبیر کریں۔

ناقص (حصہ سوم) (مجمول)

۱: ۷۶ ناقص کا قاعدہ نمبر ۴ (الف) یہ ہے کہ کسی لفظ کے آخر میں آنے والی "و" (جو عموماً ناقص / واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس قاعدہ کا اطلاق ناقص واوی (ملائی مجرد) کے ماضی معروف کے کچھ مخصوص افعال پر اور ماضی مجہول کے تمام افعال پر ہوتا ہے۔

۲: ۷۶ ماضی معروف میں ناقص واوی جب باب سَمِعَ سے آتا ہے تو اس قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً رَضِيَ (وہ راضی ہوا) تبدیل ہو کر رَضِيَ استعمال ہوتا ہے اور غَشِيَ (اس نے ڈھانپ لیا) غَشِيَ ہو جاتا ہے۔ ان کی صرف کبیر بھی "ی" کے ساتھ ہوتی ہے یعنی رَضِيَ، رَضِينَا، رَضُوا (اصلاً رَضِينُوا)، رَضِينَتْ، رَضِينَا سے آخر تک۔

۳: ۷۶ ماضی مجہول کا ملائی مجرد میں ایک ہی وزن ہوتا ہے فَعَلَ۔ مثلاً دَعَا جو کہ دَعَى (وہ پکارا گیا) بن جاتا ہے اور غَفَا سے غَفَى (وہ معاف کیا گیا) بن جاتا ہے وغیرہ۔ پھر ان کی صرف کبیر بھی تبدیل شدہ "ی" کے ساتھ ہوتی ہے۔

۴: ۷۶ بعض دفعہ اجوف کے کچھ اسماء کی جمع مکسر اور مصدر میں بھی اس قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً ثَوْبٌ کی جمع ثَوَابٌ تبدیل ہو کر ثِيَابٌ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح صَامٌ نَصُومٌ کا مصدر صَوَامٌ سے صِيَامٌ اور قَامٌ نَقُومٌ کا مصدر قَوَامٌ سے قِيَامٌ ہو جاتا ہے۔

۵: ۷۶ ناقص کا قاعدہ نمبر ۴ (ب) یہ ہے کہ جب "و" کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضم نہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے جَبَا (ض) (اکٹھا کرنا پھل یا چندہ وغیرہ) کا مضارع اصلاً يَجْبُوْهُ ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يَجْبِيْ ہوگا اور پھر ناقص کے تیسرے قاعدہ کے تحت يَجْبِيْ ہو جائے گا۔ اسی طرح سے رَضُوا

(رَضِيَ) کا مضارع اصلاً يَرْضُوْهُ ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يَرْضِيْ اور پھر اجوف کے قاعدہ نمبر ۴ کے تحت يَرْضِيْ ہو جائے گا۔

۶: ۷۶ ناقص کے قاعدہ نمبر ۴ (ب) کا اطلاق ملائی مجرد کے ہر باب کے مضارع مجہول پر ہوگا اس لئے کہ اس کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی يَفْعَلُ۔ مثلاً دَعَا (دَعَى) کا مضارع اصلاً يَدْعُوْهُ ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يَدْعِيْ ہوگا اور پھر اجوف کے پہلے قاعدہ کے تحت يَدْعِيْ ہو جائے گا۔ اسی طرح غَفَا (غَفَى) کا مضارع يَغْفُوْهُ سے پہلے يَغْفِيْ اور پھر يَغْفِيْ ہو جائے گا۔

۷: ۷۶ ناقص کے اسی قاعدہ ۴ (ب) کے تحت ناقص واوی کے تمام مزید فیہ افعال میں "و" کو "ی" میں بدل دیا جاتا ہے پھر حسب ضرورت اس "ی" میں مزید قواعد جاری ہوتے ہیں مثلاً اِرْتَضُوْهُ (اِرْتَضَى) پہلے اِرْتَضِيْ اور پھر اِرْتَضِيْ ہوگا۔ اس کا مضارع يَرْضُوْهُ پہلے يَرْضِيْ اور پھر يَرْضِيْ ہوگا۔

۸: ۷۶ آپ کو یاد ہوگا کہ پیرا گراف ۱۱: ۷۳ میں بتایا گیا تھا کہ باب افعال اور افعال کے مصدر میں اجوف واوی کی "و" تبدیل ہو کر "ی" بن جاتی ہے۔ یہ تبدیلی بھی ناقص کے اسی قاعدہ ۴ (ب) کے تحت ہوتی ہے۔ وہاں دی گئی مثالیں دوبارہ دیکھ لیں اِخْتَبَرُواْ سے اِخْتَبَرْنَا اور اِخْتَبَرُواْ سے اِخْتَبَرْنَا ہو جاتا ہے۔

۹: ۷۶ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ناقص میں اکثر "و" بدل کر "ی" ہو جاتی ہے جبکہ کبھی "ی" بدل کر "و" ہو جاتی ہے اور بعض صورتوں میں مختلف الفاظ ہم شکل ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے اکثر الفاظ کے متعلق یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ ان کا اصل مادہ واوی ہے کہ یائی تاکہ ڈکشنری میں اسے متعلقہ حصہ میں دیکھا جائے۔ بلکہ بعض دفعہ خود ڈکشنریوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک ڈکشنری میں کوئی مادہ ناقص واوی کے طور پر لکھا ہوتا ہے تو دوسری ڈکشنری میں وہی مادہ ناقص یائی کے طور پر لکھا ہوتا ہے مثلاً اصلو / صلی، طغو / طغی، غشو / غشی وغیرہ۔

ناقص (حصہ چہارم)

(صرف صغیر)

۱: ۷ ان شاء اللہ اس سبق میں ہم صرف صغیر کے بقیہ الفاظ یعنی فعل امر، اسم الفاعل، اسم المفعول اور مصدر میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کریں گے اور اس حوالہ سے کچھ نئے قواعد سیکھیں گے۔

۲: ۷ ناقص کا پانچواں قاعدہ یہ ہے کہ ساکن حرف علت کو جب مجزوم کرتے ہیں تو وہ گر جاتا ہے۔ اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے مضارع مجزوم پر ہوتا ہے۔ مثلاً تَدْعُو سے فعل امر بنانے کے لئے علامت مضارع گرائی اور ہمزۃ الوصل لگایا تو اُدْعُو بنا۔ اب لام کلمہ کو مجزوم کیا تو "و" گر گئی۔ اس طرح فعل امر اُدْعُ استعمال ہوگا۔ اسی طرح يَدْعُو پر جب لَم داخل ہوگا تو لام کلمہ مجزوم ہوگا اور "و" گر جائے گی۔ اس لئے لَم يَدْعُو کے بجائے لَم يَدْعُ استعمال ہوگا۔

۳: ۷ نوٹ کر لیں کہ ناقص کا مضارع جب منصوب ہوتا ہے تو اس کا حرف علت برقرار رہتا ہے البتہ اس پر فتح آ جاتی ہے جیسے يَدْعُو سے لَم يَدْعُو ہو جائے گا۔

۴: ۷ ناقص کا چھٹا قاعدہ یہ ہے کہ ناقص کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ ہو اور ما قبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے اور اس کے ما قبل اگر ضمہ یا کسرہ تھی تو اس کی جگہ تنوین کسرہ آ جائے گی اور فتح تھی تو تنوین فتح آئے گی۔ اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے اسم الفاعل پر ہوتا ہے۔ مثلاً دَعَا (دَعُو) کا اسم الفاعل فاعل کے وزن پر ذاعونما ہے۔ اس میں "و" چوتھے نمبر پر ہے اس لئے پہلے یہ ناقص کے قاعدہ نمبر ۴ (ب) کے تحت ذاعی ہوگا۔ پھر مذکور بالا چھٹے قاعدہ کے تحت لام کلمہ سے "ی" گر جائے گی۔ ما قبل چونکہ کسرہ ہے اس لئے اس کی جگہ تنوین کسرہ آئے گی تو لفظ ذاع بنے گا۔ اس کو دہرح سے لکھ سکتے ہیں یعنی ذاع بھی و ذاعی بھی۔

۱۰: ۷ اب آپ کو ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ کوئی لفظ اگر ناقص واوی میں نہ ملے تو یائی میں ملے گا۔ تاہم اس تلاش میں ڈکشنری کی زیادہ ورق گردانی نہیں کرنا پڑتی کیونکہ سہولت کے لئے عربی حروف ابجد میں آخری چار حروف کی ترتیب یوں رکھی گئی ہے: "ن۔ھ۔و۔ی" جبکہ اردو میں یہ ترتیب "ن۔و۔ھ۔ی" ہے۔ اس طرح ڈکشنری میں "و" اور "ی" آخر پر ساتھ ساتھ مل کر آ جاتے ہیں۔

۱۱: ۷ یاد رہے کہ قدیم ڈکشنریوں میں سے اکثر میں مادوں کی ترتیب مادہ کے آخری حرف (لام کلمہ) کے لحاظ سے ہوتی ہے جبکہ جدید ڈکشنریوں میں مادہ کی ترتیب پہلے حرف (فائلہ) کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ قدیم ڈکشنریوں میں ناقص واوی اور یائی ایک ہی جگہ ساتھ ساتھ بیان کئے جاتے ہیں مثلاً عربی زبان کی سب سے بڑی ڈکشنری "لسان العرب" کی آخری دو جلدیں (۱۴-۱۵) انہیں کے بیان پر مشتمل ہیں۔ ایک دوسری اہم ڈکشنری "القاموس المحيط" میں دونوں کو ایک ہی باب "باب الواو والياء" میں بیان کیا گیا ہے۔ جدید ڈکشنریوں مثلاً المعجم الوسيط وغیرہ میں جہاں مادے "وا" کلمہ کی ترتیب سے ہوتے ہیں پہلے واوی السلام مادہ بیان ہوتا ہے اور اس کے نوڑ بعد یائی اللام مادہ مذکور ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہاں بھی مادہ کی تلاش میں زیادہ پریشانی نہیں ہوتی۔

مشق نمبر ۷

مادہ غ ش و (س) سے ماضی معروف، مضارع معروف، ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی صرف کبیر کریں۔

دوسری شکل میں "ی" صرف لکھی جائے گی لیکن پڑھنے میں صامت یعنی SILENT رہے گی۔ البتہ ناقص کے اسم الفاعل پر جب لام تعریف داخل ہوتا ہے تو پھر اس پر مذکورہ قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذاعی پر جب لام تعریف داخل ہوگا تو یہ الذاعی بنے گا۔ اب لام کلمہ پر تنوین ضمہ نہیں ہے اس لئے اس پر چھٹے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ خیال رہے کہ قرآن مجید میں چند مقامات پر لام تعریف کے باوجود لام کلمہ کی "ی" کو نہیں لکھا گیا مثلاً یَوْمَ یَدْعُو الذَّاعِ (جس دن پکارنے والا پکارے گا) میں دراصل الذاعی ہے۔ فَهُوَ الْمُتَهَدِّدُ (پس وہی ہدایت یافتہ ہے) میں بھی دراصل الْمُتَهَدِّدِ ہے۔

۵: ۷۷ اسم الفاعل کے علاوہ ناقص کے چھٹے قاعدہ کا اطلاق اسم الظرف پر بھی ہوتا ہے جیسے ذَعَا (دَعُو) کا اسم الظرف مَفْعَل کے وزن پر اصلاً مَدْعُو بنتا ہے۔ یہ بھی پہلے مَدْعُو ہوگا، پھر اس کا لام کلمہ گرے گا۔ ماقبل چونکہ فتح ہے اس لئے اس پر تنوین فتح آئے گی تو یہ مَدْعُو استعمال ہوگا۔

۶: ۷۷ ناقص سے اسم المفعول بنانے کے لئے کوئی نیا قاعدہ نہیں۔ ذَعَا (دَعُو) کا اسم المفعول مَفْعُول کے وزن پر مَدْعُو بنتا ہے۔ اس میں لام کلمہ پر تنوین ضمہ موجود ہے لیکن ماقبل متحرک نہیں ہے اس لئے اس پر چھٹے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ البتہ یہاں صورت حال یہ ہے کہ مثلین یکجا ہیں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے اس لئے ادغام کے پہلے قاعدہ کے تحت ان کا ادغام ہو جائے گا اور مَدْعُو استعمال ہوگا۔

۷: ۷۷ نوٹ کر لیں کہ ناقص یا ئی کا اسم المفعول خلاف قیاس استعمال ہوتا ہے۔ اس میں پہلے مَفْعُول (وزن) کی "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں اور عین کلمہ کا ضمہ بھی کسرہ میں بدل دیتے ہیں پھر دونوں "ی" کا ادغام ہو جاتا ہے۔ اس طرح ناقص یا ئی سے اسم المفعول کا وزن مَفْعُو رہ جاتا ہے۔ مثلاً رَمَى، یَوْمِی سے مَرْمِی اور رَهَدَى، یَهْدِی سے مَهْدِی وغیرہ۔

۸: ۷۷ ناقص کا ساتواں قاعدہ یہ ہے کہ کسی اسم کے حرف علت کے ماقبل اگر الف زائدہ

ہو تو اسے ہمزہ میں بدل دیں گے جیسے سَمَاوُ سے سَمَاءُ اور بِنَاغِی سے بِنَاءُ (عمارت) وغیرہ۔ نوٹ کر لیں کہ الف زائدہ سے مراد وہ الف ہے جو کسی مادہ کی "و" یا "ی" سے بدل کر نہ بنا ہو بلکہ صرف کسی وزن میں آتا ہو۔

۹: ۷۷ ناقص کے اسی ساتویں قاعدہ کے تحت اجوف کا مملاتی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کے لئے اس کے وزن فاعل کے عین کلمہ پر آنے والے حرف علت کو ہمزہ میں تبدیل کر دیتے ہیں (دیکھیے پیرا گراف ۳: ۷۳)۔ اجوف میں اس قاعدہ کا استعمال محدود ہے۔ ناقص میں یہ قاعدہ زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یہ مجرد کے بعض مصادر جمع مکسر کے بعض اوزان اور مزید فیہ کے ان تمام مصادر میں استعمال ہوتا ہے جن کے آخر پر ال آتا ہے جیسے اَفْعَالٌ، فِعَالٌ، اِفْعَالٌ، اِنْفِعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ۔ مجرد کے مصادر میں سے ذَعَاوُ سے ذَعَاءُ اور جَزَائِی سے جَزَاءُ وغیرہ۔ جمع مکسر میں اَسْمَاوُ سے اَسْمَاءُ اور نِسَاوُ سے نِسَاءُ وغیرہ اور مزید فیہ کے مصادر میں سے اِخْفَائِی سے اِخْفَاءُ (چھپانا)، لِقَائِی سے لِقَاءُ (ملاقات کرنا)، اِنْبِلَاوُ سے اِنْبِلَاءُ (آزمانا) اور اِسْتِسْقَائِی سے اِسْتِسْقَاءُ (پانی طلب کرنا) وغیرہ۔

۱۰: ۷۷ اب ناقص مادوں سے بننے والے بعض اسماء کو سمجھ لیں جن کا لام کلمہ گر جاتا ہے اور لفظ صرف دو حرفوں یعنی "قا" اور "عین" کلمہ پر مشتمل رہ جاتا ہے۔ اس قسم کے متعدد اسماء قرآن کریم میں بھی استعمال ہوئے ہیں مثلاً اَبْتُ، اَنْخُ وغیرہ۔ اس قسم کے الفاظ کی نون تنوین کو ظاہر کر کے لکھیں اور گزشتہ قواعد کو ذہن میں رکھ کر غور کریں تو ان میں ہونے والی تبدیلیوں کو آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

۱۱: ۷۷ اَبْتُ دراصل اَبُو تھا۔ اس کی نون تنوین کھولیں گے تو یہ اَبُونُ ہوگا۔ اب حرف علت متحرک اور ماقبل ساکن ہے۔ اجوف کے قاعدہ نمبر ۴ کے تحت حرکت ماقبل کو منتقل ہوئی تو یہ اَبُونُ ہو گیا۔ پھر اجوف کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت "و" گری تو اَبُنُ پچا جسے اَبْتُ

لکھتے ہیں۔ اسی طرح سے :

أَخ = أَخُو = أَخُون = أَخُون = أَخُون = أَخْن = أَخ
 عَد = عَدُو = عَدُون = عَدُون = عَدُون = عَدْن = عَد
 دَم = دَمِي = دَمِين = دَمِين = دَمِين = دَمْن = دَم
 يَد = يَدِي = يَدِين = يَدِين = يَدِين = يَدْن = يَد

یہی وجہ ہے کہ ان اسماء کے تنبیہ میں "و" یا "ی" پھر لوٹ آتی ہے جیسے أَبَوَانِ ، ذَمِيَانِ وغیرہ۔ البتہ يَدِيَانِ بصورت يَدَانِ ہی استعمال ہوتا ہے۔

ذخيرة الفاظ

ل ق ی : لَقِيَ (س) لِقَاءُ کسی چیز کا حس یا بصیرت سے ادراک کر لیا۔ پالیا، سامنے آنا،

(انفعال) پھینکنا، ڈالنا، (تفعیل) کسی کو کوئی چیز دے دینا، (تفاعیل) آمنے سامنے آنا

ملاقات کرنا، (تفعل) حاصل کرنا، سیکھنا، (انفعال) آمنے سامنے آنا، (استفعال) چٹ لیٹنا

س ق ی : سَقِيَ (ض) سَقِيًا پلانا، (انفعال) پینے کے لئے دینا، (استفعال) پانی طلب کرنا

ھدی : هَدَى (ض) هَدًى، هِدَايَةً راہنمائی کرنا، (انفعال) راہنمائی حاصل کرنا، ہدایت پانا

رض ی : رَضِيَ (س) رِضْوَانًا خوش ہونا، پسند کرنا

خ ش ی : خَشِيَ (س) خَشْيَةً کسی کی عظمت کے علم سے دل پر خوف طاری ہونا

د ع و : دَعَا (ن) دَعَاءً، دَعْوَةً پکارنا، مدد چاہنا، بلانا، دَعَاً کسی کے حق میں دعا کرنا،

دَعَاً عَلَيْهِ کسی کے خلاف دعا کرنا

ا ت و : اتَا (ن) اتَاً پھل آنا، پیداوار زیادہ ہونا

ا ت ی : اتَى (ض) اتِيَانًا، اتِيَانَةً آنا، حاضر ہونا، (انفعال) کسی کو کوئی چیز بھیجتا دینا

ن ه و : نَهَا (ن) نَهَاوًا / نَهَايَ : نَهَى (ف) نَهْيًا روکنا، منع کرنا (انفعال) ممنوع کام

سے رک جانا، کسی چیز کے آخر تک پہنچنا

خ ل و : خَلَا (ن) خَلَاءً، خَلْوَةً جگہ کا خالی ہونا، کسی کے ساتھ تنہائی میں ملنا، گزرنا

ع ط و : عَطَا (ن) عَطْوًا لِيَا پکڑنا، (انفعال) دینا

ش ر ی : شَرَى (ض) شِرَاءً خریدنا، بیچنا، (ففعال) خریدنا

م ش ی : مَشَى (ض) مَشْيًا چلنا

ک ف ی : كَفَى (ض) كِفَايَةً کسی کو ضرورت سے بے نیاز کرنا، کافی ہونا

ق ض ی : قَضَى (ض) قَضَاءً کام کا فیصلہ کرنا یا کام پورا کر دینا

ن د ی : نَدَى (س) نَدَاوَةً کسی چیز کو تر کر دینا (مفاعلة) آواز بلند کرنا، پکارنا

مشق نمبر ۷۳ (الف)

مادہ ل ق ی (س) سے ثلاثی مجرد میں اور مزید فیہ کے ابواب میں (انفعال کے علاوہ) اصلی اور تبدیلی شدہ شکل کی صرف صحیح کریں۔

مشق نمبر ۷۳ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و انفعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) سَقِيَ (۲) اِهْدِ (۳) رَضُوا (۴) لَا تَخْشَوْا (۵) تَلْقَى

(۶) اتَى (۷) اِنْتَهَوْا (۸) خَلَوْا (۹) يُعْطَى (۱۰) تَلْقَى

(۱۱) يَكْفِي (۱۲) يُوْتَى (۱۳) اُوْتِيَ (۱۴) اَلْقَى (۱۵) اَلْقَى

(۱۶) تَسْمَعُ (۱۷) نُودِيَ (۱۸) اِسْعَوْا (۱۹) اِقْضِ (۲۰) قَاضٍ

(۲۱) كَافٍ (۲۲) اِسْتَسْقَى (۲۳) يَسْقِي (۲۴) هَدَى (۲۵) نَهَدِي

(۲۶) مَهْتَدٍ (۲۷) مُلْقِيْنَ (۲۸) اَلْقُوا (۲۹) يَلْقَى (۳۰) مَلَّاقُونَ

(۳۱) لَا تَشْرَوْا

مشق نمبر ۷۳ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں میں افعال ناقص کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں اور پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں :

- (۱) وَسَقَطَهُمْ رَبُّهُمْ سَرَابًا طَهُورًا (۲) إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۳) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (۴) أذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ (۵) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (۶) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي (۷) سَنَلِّقُنِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۸) مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۹) وَإِذَا قُلُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شِيَابِئِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ (۱۰) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى (۱۱) لَا تَشْعُرُوا بِإِلْتِاقِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا (۱۲) لَا تَمْسُ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۱۳) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ (۱۴) وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (۱۵) وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (۱۶) قَالَ أَلْقَهَا بِمُوسَىٰ فَلَمَّا أَلْقَهَا فَإِذَا هِيَ حَبِطَةٌ تَسْفَى (۱۷) إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۸) فَأَقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (۱۹) إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ (۲۰) أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ (۲۱) وَإِذَا اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ (۲۲) وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ (۲۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ (۲۴) مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ (۲۵) قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّمَا أَنْ تَلْقَىٰ وَمَا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ قَالَ أَلْقُوا (۲۶) وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا (۲۷) قَالَ الَّذِينَ يظنون أَنَّهُمْ مُلْقُوا اللَّهَ (۲۸) فَتَلْقَىٰ آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

لفیف

۷۸ : ۱ پیرا گراف ۵: ۶۵ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائیں اسے لہیف کہتے ہیں۔ اگر حرف علت "تا" کلمہ اور "لام" کلمہ کی جگہ آئیں تو ان کے درمیان میں یعنی عین کلمہ کی جگہ کوئی حرف صحیح ہوگا۔ ایسے فعل کو لہیف مفروق کہتے ہیں۔ جیسے وقی (ض) بچانا۔ لیکن اگر حرف علت باہم قرین یعنی ساتھ ساتھ ہوں تو ایسے فعل کو لہیف مقرون کہتے ہیں جیسے روی (ض) روایت کرنا۔

۷۸ : ۲ اب یہ بات بھی ذہن میں واضح کر لیں کہ لہیف مفروق ناقلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے مثال ہوتا ہے اور لام کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے ناقص بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح سے لہیف مقرون عین کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے اجوف ہے اور لام کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۷۸ : ۳ لہیف مفروق اور لہیف مقرون میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے کسی نئے قاعدہ کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یہ اصول یاد کر لیں کہ لہیف مفروق پر مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا یعنی اس کے ناقلمہ کا حرف علت مثال کے قواعد کے تحت اور لام کلمہ کا حرف علت ناقص کے قواعد کے تحت تبدیل ہوگا۔ جبکہ لہیف مقرون پر اجوف کے قواعد کا اطلاق نہیں ہوگا بلکہ صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا یعنی اس کے عین کلمہ کا حرف علت تبدیل نہیں ہوگا اور لام کلمہ کا حرف علت ناقص کے قواعد کے تحت تبدیل ہوگا۔ اس اصول کے ساتھ ساتھ لہیف مادوں کے متعلق کچھ وضاحتیں بھی ذہن نشین کر لیں تو ان کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں آپ کو کافی مدد مل جائے گی۔

۷۸ : ۴ اوپر آپ کو بتلایا گیا ہے کہ لہیف مفروق وہ ہوتا ہے جس کے ناقلمہ اور لام کلمہ پر حرف علت آئے۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ لہیف مفروق میں ناقلمہ پر ہمیشہ "و" اور لام کلمہ

پر "ی" آتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ فاعلہ پر "ی" اور لام کلمہ پر "و" آئے۔ البتہ "ی دی" مادہ ایک استثناء ہے جس سے لفظ بَدَا (ہاتھ) ماخوذ ہے۔

۵ : ۷۸ لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے باب حَضْرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے جبکہ باب حَسِبَ سے بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے فاعلہ کی "و" پر مثال کا قاعدہ جاری ہوتا ہے یعنی باب حَضْرَبَ اور حَسِبَ کے مضارع سے "و" گر جاتی ہے مگر باب سَمِعَ کے مضارع میں اکثر و بیشتر برقرار رہتی ہے جبکہ تینوں ابواب کے لام کلمہ پر ناقص کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے باب حَضْرَبَ میں وَقَى يَوْقِي سے وَقَى يَقِي باب حَسِبَ میں وَلى يُولِي سے وَلى يَلِي (قریب ہونا) اور باب سَمِعَ میں وَهَى يُوْهَى سے وَهَى يُوْهَى ہو جائے گا۔

۶ : ۷۸ لفیف مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کے اطلاق کا ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کے ہر حاضر کے پہلے صیغے میں فعل کا صرف عین کلمہ باقی بچتا ہے مثلاً وَقَى ، بَقِي سے فعل امر اصلا قِي بنتا ہے۔ پھر جب لام کلمہ "ی" کو محذوم کرتے ہیں تو وہ بھی گر جاتی ہے اس طرح فعل امر قِي (ٹو بچا) استعمال ہوتا ہے۔

۷ : ۷۸ اوپر آپ کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لفیف مقرون وہ ہوتا ہے جس میں حروف علت باہم قرین یعنی ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ عام طور پر کسی مادے کے عین اور لام کلمہ پر حروف علت یکجا ہوتے ہیں۔ نا اور عین کلمہ پر ان کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور جو چند ایک ایسے مادے ہیں بھی تو عموماً ان سے کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً قرآن کریم میں ایسے مادے دو لفظوں وَنِيلَ (خرابی۔ تباعی وغیرہ) اور نَوْمَ (دن) میں آئے ہیں۔ اگرچہ عربی ڈکشنریوں میں ان دونوں مادوں سے ایک آدھ فعل بھی مذکور ہوا ہے لیکن قرآن کریم میں ان سے ماخوذ کوئی صیغہ فعل کہیں وارد نہیں ہوا۔ اس لئے عربی گر امر میں جب لفیف مقرون کا ذکر ہوتا ہے تو اس سے مراد وہی مادہ ہوتا ہے جس میں عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں حروف علت ہوں۔

۸ : ۷۸ لفیف مقرون میں عین کلمہ پر "و" اور لام کلمہ پر "ی" ہی ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا

کہ عین کلمہ پر "ی" اور لام کلمہ پر "و" ہو اور یہ مجرد کے صرف دو ابواب حَضْرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے۔ دونوں ابواب میں عین کلمہ کی "و" تبدیل نہیں ہوتی۔ جبکہ لام کلمہ کی "ی" میں قواعد کے مطابق تبدیلی آتی ہے۔ مثلاً حَضْرَبَ میں غَوَى، يَغْوِي سے غَوَى يَغْوِي (بہک جانا) اور سَمِعَ میں سَوَى، يَسْوِي سے سَوَى يَسْوِي (برابر ہونا) ہو جائے گا۔

۹ : ۷۸ بعض دفعہ لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے یعنی عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں "و" یا دونوں "ی" ہوتے ہیں۔ مثلاً ج و و جس کا اسم الْجِسْوُ (زمین اور آسمانوں کی درمیانی فضا) قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح ح ی ی اور ع ی ی بھی قرآن کریم میں آئے ہیں۔ ایسی صورت میں مطلبین کا ادغام اور فک ادغام دونوں جائز ہیں یعنی حَبِيْبِي يَحْبِيْبِي سے حَبِيْبِي يَحْبِيْبِي (زندہ ہونا / رہنا) بھی درست ہے اور حَبِيْبِي يَحْبِيْبِي بھی درست ہے۔ اسی طرح غَيْبِي يَغِيْبِي سے غَيْبِي يَغِيْبِي (تھک کر رہ جانا۔ عاجز ہونا) اور غَيْبِي يَغِيْبِي دونوں درست ہیں۔

ذخيرة الفاظ

س وى : سَوَى (س) سَوَى برابر ہونا، درست ہونا (تفعیل) برابر کرنا، نوک پلک درست کرنا، (افعال) برابر ہونا، غلٹی شئی کسی چیز پر متمکن ہونا، غالب آنا، اَلَى شَيْئٍ کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا قصد و ارادہ کرنا

وئى : وَقَى (ض) وَقَى نذریا وعدہ پورا کرنا، (انعال) وعدہ پورا کرنا، پیمانہ پورا کرنا، (تفعیل) حق پورا کرنا، (نفعل) حق پورا لے لینا، موت دینا

ح ی ی : حَبِيْبِي (س) حَبِيْبِي زندہ رہنا، حَبِيْبِي حَبِيْبِي شرمانا، (انعال) زندہ کرنا، حَبِيْبِي حَبِيْبِي جلدی کرو (تفعیل) درازی عمر کی دعا دینا، سلام کرنا، (استفعال) شرم کرنا، باز رہنا

وقى : وَقَى (ض) وَقَى بچانا، (افعال) بچنا، پرہیز کرنا، تقوى اللہ کی مارا نکلنے کا خوف

(۱۷) فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (۱۸) مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ (۱۹) فَاجْعَلْ أَفْتِدَاءَ مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ (۲۰) فَإِذَا سَوَّيْتَهُ وَنَفَخْتَ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (۲۱) وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (۲۲) وَتَوَفَّنِي كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ (۲۳) وَجَدَّ اللَّهُ عِنْدَهُ قَوفَهُ جَنَابَهُ (۲۴) قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ (۲۵) إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤَدَّى النَّبِيَّ فَيَسْتَجِيبُ (۲۶) وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ (۲۷) مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا (۲۸) أَوْلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْزِ بِخَلْقِهِنَّ بِقَدِيرٍ عَلِيمٍ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى (۲۹) وَإِنْ تَوَمَّنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ (۳۰) وَوَقَّهْمُ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (۳۱) وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتٌ وَأَحْيَى (۳۲) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسِهِمْ وَسَهُمُ (۳۳) قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (۳۴) سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الَّذِي خَلَقَ قَسْوَى

صحیح غیر سالم اور معتل افعال میں

تغییرات کے قواعد کا خلاصہ

محموز کے لئے قواعد :

۱- اگر کسی کلمے میں دو ہمزہ ایک ساتھ ہوں۔ ایک متحرک ہو اور دوسرا ساکن تو دوسرے ہمزہ کو پہلے کی حرکت کے مطابق حرف علت میں بدل دیں گے یعنی

اَ = اِ = اِي اِ = اِي اِ = اِي

جیسے امن سے : اَمِنَ = اَمِنَ اَمِنًا = اَمِنًا

۲- کسی کلمے کی ابتداء میں دو مفتوح ہمزہ ہوں تو دوسرے ہمزہ کو "و" سے بدل دیں گے

جیسے : امر سے اَمْرٌ = اَمْرٌ

اخیر سے اَخِرٌ = اَخِرٌ

۳- ساکن / مفتوح ہمزہ کو ما قبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل سکتے ہیں

جیسے : ذُنْبٌ = ذُنْبٌ رَأْسٌ = رَأْسٌ

كُفُوًا = كُفُوًا هُزُوًا = هُزُوًا

مُؤْمِنٌ = مُؤْمِنٌ يُؤْمِنُ = يُؤْمِنُ

۴- جو ہمزہ "و" یا "ی" ساکن کے بعد آئے اسے اسی حرف علت میں بدل کر ادغام کر دیں

جیسے : نَبِيٌّ = نَبِيٌّ خَطِيئَةٌ = خَطِيئَةٌ

۵- جو ہمزہ حرف صحیح ساکن کے بعد آئے اُس کی حرکت حرف صحیح کو دے کر اسے حذف

کر دیں جیسے : مَرَّةٌ = مَرَّةٌ

نوٹ : تاعدہ نمبر ۴ اور ۵ لازمی ہیں بقیہ تین اختیاری ہیں۔

مُضَاعَف کے لئے قواعد :

۱- اگر مطلق اول اور مطلق ثانی دونوں متحرک ہوں تو مطلق ثانی کی حرکت کے ساتھ ادغام کریں گے جیسے : مَدَد (ن) = مَدَّ ظَلَّل (س) = ظَلَّ

۲- اگر مطلق اول ساکن اور مطلق ثانی متحرک ہو تو اس صورت میں بھی ادغام کریں گے جیسے :

سَوَّر = سَوَّرُ

۳- اگر مطلق اول متحرک ہو اور اس سے ما قبل حرف ساکن ہو تو مطلق اول کی حرکت ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں اس کے بعد قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق ادغام کرتے ہیں جیسے :

م د د (ن) : يَمْدُد - يَمْدُدُ - يَمْدُدُ

۴- اگر مطلق اول متحرک اور مطلق ثانی ساکن اصلی ہو تو ادغام نہیں کریں گے جیسے : نَعِل ماضی کا چھٹا صیغہ : مَدَدُن (اس میں مطلق ثانی ساکن اصلی ہے)

۵- اگر مطلق اول متحرک اور مطلق ثانی ساکن عارضی ہو (مجروم ہونے کی وجہ سے) تو ادغام اور فک ادغام دونوں جائز ہیں :

لَمْ يَمْدُدْ / لَمْ يَمْدُدْ / لَمْ يَمْدُدْ / لَمْ يَمْدُدْ (مطلق اول پر ضمہ ہے اس لئے ادغام کی تین جائز شکلیں ہیں) لَمْ يَفْعُرْ / لَمْ يَفْعُرْ / لَمْ يَفْعُرْ (مطلق اول پر کسرہ ہے اس لئے ادغام کی دو جائز شکلیں ہیں)

ہم نخرج حروف کے ادغام کے لئے قواعد :

ہم نخرج حروف : ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ
ہم نخرج حروف کا ادغام ثلاثی مزید کے ان ابواب میں ہوگا جن کے ماضی اور مضارع میں "ت" آتی ہے یعنی باب افعال، تفاعل، تفاعل اور استفعال جبکہ یہ حروف "تا" کلمے کی جگہ آئیں۔

۱- باب افعال :

i- اگر فاعل کی جگہ د/ذ/ز ہوں تو ت انہی حروف میں بدل جائے گی جیسے :

ذکر سے اذتكر - اذذتكر - اذتكر

بذتكر - يذذتكر - يذتكر

ii- اگر فاعل کی جگہ ص / ض / ط / ظ آجائے تو ت، ط میں بدل جاتی ہے

ص ب ر : اصتبر - اصتبر - بصتبر - بصتبر

ض ر ر : اصتور - اصتور - بصتور - بصتور

۲- باب تفاعل و تفاعل :

ان ابواب میں اگر فاعل کی جگہ ہم نخرج حروف میں سے کوئی بھی آجائے تو ماضی و مضارع کی ت اس حرف میں بدل جاتی ہے جیسے :

باب تفاعل میں ذکر سے ذذتكر - ذذتكر - اذتكر

بذتكر - يذذتكر - يذتكر

باب تفاعل میں درک سے ذذازك - ذذازك - اذازك

بذازك - يذذازك - يذازك

۳- باب استفعال :

اس باب میں اگر فاعل کی جگہ ہم نخرج حروف میں سے کوئی آجائے تو ماضی و مضارع کی ت حذف ہو جاتی ہے جیسے :

طوع سے استطوع - استطوع - استطوع - استطوع

نوٹ : باب افعال کے لئے قواعد لازمی جبکہ دیگر ابواب کے لئے قواعد اختیاری

ہیں۔

مثال کے لئے قواعد :

۱- ثلاثی مجرد میں باب فَتَح ، ضَرَبَ اور حَمَبَ کے مضارع معروف میں اور باب سَمِعَ کے اُس فعل کے مضارع معروف میں جس کے مادے میں حروفِ طَلْقِ (ع ح غ خ) آتے ہوں، مثال واوی کی "و" گر جائے گی :

وھب (ف) : يُوْهَبُ - يَهَبُ وھ (ض) : يُوْجِدُ - يَجِدُ
ورث (ح) : يُوْرِثُ - يَرِثُ وھ (س) : يُوْسَعُ - يَسْعُ

۲- باب افعال میں مثال واوی کی "و" لازماً اور مثال یائی کی "ی" اختیاری طور پر ت میں بدل جاتی ہے :

وھ (د) : اُوْتَحَدُ - اِتَّخَذَ يُوْتَحِدُ - يَتَّحِدُ اُوْتَحَاذُ - اِتَّخَاذًا
ی (ر) : اِيْتَسَرُ يَا اِيْتَسِرُ اِيْتَسَرًا يَا اِيْتَسَرًا

۳- اگر "و" ساکن سے پہلے حرف پر کسرہ آئے تو "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں

جیسے : و ج ل (س) سے نعل امر کا پہلا صیغہ اُوْجَلُ - اِيْجَلُ

۴- اگر "ی" ساکن سے پہلے حرف پر ضمہ آئے تو "ی" کو "و" میں بدل دیں گے جیسے

: ی ق ن سے باب افعال میں نعل مضارع کا پہلا صیغہ يُوْقِنُ - يُوَقِّنُ

۵- جن افعال کے مضارع معروف میں "و" گر جاتی ہے ان کا مصدر عِلَّةٌ بِا عِلَّةٌ کے

وزن پر بھی آسکتا ہے جیسے :

و ض ع : وَضَعُ - ضَعَةٌ و س ع : وَسَعُ - سَعَةٌ
و ھ ب : وَهَبُ - هِبَةٌ و ھ ف : وَصَفُ - صِفَةٌ
و ر ث : وَرِثُ - رِثَةٌ

اجوف کے لئے قواعد :

۱- اگر حرف علت متحرک ہو اور اس سے ما قبل حرف مفتوح ہو تو حرف علت کو الف میں بدل دیتے ہیں جیسے : قَوْلٌ سے قَالٌ ، خَوْفٌ سے خَافٌ ، بَيْعٌ سے بَاعٌ
۲- اگر حرف علت متحرک ہو اور ما قبل ساکن ہو تو حرف علت کی حرکت ما قبل حرف کو منتقل کر کے حرف علت کو اسی حرکت کے مطابق حرف علت میں بدل دیں گے جیسے :

بِخَوْفٍ - يَخُوفُ - يَخَافُ

۳- اگر حرف علت کے بعد حرف ساکن ہو تو حرف علت کو حذف کر دیں گے اور ثلاثی مجرد میں فاعل کی حرکت :

(i) اگر قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق منتقل شدہ ہو تو برقرار رہے گی جیسے :

ق و ل (ن) سے مضارع معروف کا چھٹا صیغہ يَقُولُنَّ - يَقُولْنَ - يَقُلْنَ

(ii) اگر فتح ہو تو باب نَصْرٍ اور عَكْرٍ میں ضمہ اور بقیہ ابواب میں کسرہ ہو جائے گی جیسے :

ق و ل (ن) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ قَوْلُنَّ - قُلْنَ

خ و ف (س) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ خَوْفُنَّ - يَخْفُنْ

ب ی ع (ض) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ بَيْعُنَّ - بَعْنُ

۴- اَمَّ الْاَلَمَ ، اَفْعَلُ الْمَصْفَه ، اَفْعَلُ الْمَفْضِيل ، الْوَانُ وَعِيُوبُ کے مذکر کے وزن

اَفْعَلُ ، الْوَانُ وَعِيُوبُ کے مزید فیہ کے ابواب اِسْوَدُ يَسْوَدُ (سیاہ ہونا) اَبْيَضُ

يَبْيِضُ (سفید ہونا) اور اسمائے تعجب پر مندرجہ بالا قواعد کا اطلاق نہیں ہوتا۔

۵- ثلاثی مجرد میں

(i) اسم الفاعل بناتے ہوئے حرف علت ہمزہ میں بدل جاتا ہے جیسے :

ق و ل سے : قَاوِلٌ قَائِلٌ

ناقص کے لئے قواعد :

- ۱- متحرک حرف علت الف میں بدل جاتا ہے اگر اس سے قبل حرف پر فتح ہو جیسے :
دع و (ن) سے ماضی معروف کا پہلا صیغہ دَعُوْا - دَعَا
س ع ی (ف) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يَسْعِيْ - يَسْعَى
نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق ماضی معروف کے پہلے اور مضارع معروف کے پہلے،
چوتھے، ساتوں، تیرھویں اور چودھویں صیغوں پر ہوتا ہے۔
- ۲- "و" مضموم سے قبل ضمہ ہو اور یائے مضموم سے قبل کسرہ ہو تو یہ ساکن ہو جاتے ہیں جیسے :
دع و (ن) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يَدْعُوْا - يَدْعُوا
رم ی (ض) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يَوْمِيْ - يَوْمِيْ
نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق مضارع معروف کے پہلے، چوتھے، ساتوں، تیرھویں
اور چودھویں صیغوں پر ہوتا ہے۔
- ۳- اگر کسی صیغے میں دو حرف علت آجائیں تو ناقص کا حرف علت محذوف ہو جائے گا۔ اب
اگر عین کلمے پر ضمہ یا کسرہ ہو تو اس حرکت کو باقی رہنے والے حرف علت کے مطابق
بدل دیں گے جیسے :
دع و (ن) سے ماضی معروف کا تیسرا صیغہ دَعُوْا - دَعُوا
ل ق ی (س) سے ماضی معروف کا تیسرا صیغہ لَقِيُوْا - لَقُوا
س ع ی (ف) سے مضارع معروف کا تیسرا صیغہ يَسْعِيُوْنَ - يَسْعَوْنَ
رم ی (ض) سے مضارع معروف کا تیسرا صیغہ يَوْمِيُوْنَ - يَوْمُونَ
نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق ماضی معروف کے تیسرے اور مضارع معروف کے تیسرے،
نویں اور دسویں صیغوں پر ہوتا ہے۔

(ii) اجوف واوی کے اسم المفعول کا وزن مَفْعُوْلٌ سے مَفْعُوْلٌ بن جاتا ہے جیسے:

ق ول سے : مَفْعُوْلٌ — مَفْعُوْلٌ

اجوف یائی کا اسم المفعول صحیح وزن یعنی مَفْعُوْلٌ پر بھی آتا ہے اور خلاف قیاس
مَفْعِيْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

۶- حرف علت اگر مکسور ہو اور اس کے ما قبل ضمہ ہو تو ضمہ کو کسرہ میں بدل کر حرف علت کو
"ی" ساکن میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے :

ق ول سے ماضی مجہول قُوْلٌ - قِيْلٌ ب ی ع سے ماضی مجہول بُيْعٌ - بِيْعٌ

۷- فُعِيْلٌ کے وزن پر "و" بدل جاتی ہے "ی" میں جیسے :

م وت : مَيِّوْتُ - مَيِّتٌ

۸- ثلاثی مزید میں

(i) باب تفعیل، تفاعل، مفاعله اور تفاعل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

(ii) باب انفعال اور افعال کے مصدر میں "و" بدل جاتی ہے "ی" میں جیسے :

ق ود سے باب انفعال کا مصدر اِنْفُوْاذًا - اِنْفِيْاذًا

ج وز سے باب افعال کا مصدر اِجْبِيْوْا زًا - اِجْبِيْا زًا

(iii) باب افعال کے مصدر میں حسب ذیل تغیرات ہوتی ہیں:

طوع : اِطْوَاغًا - اِطْوَاغًا - اِطْوَاغًا - اِطْوَاغًا

(iv) باب استفعال کے مصدر میں حسب ذیل تغیرات ہوتی ہیں:

ع ون : اِسْتِعْوَاْنَا - اِسْتِعْوَاْنَا - اِسْتِعْوَاْنَا - اِسْتِعْوَاْنَا

(v) باب استفعال میں اِسْتِعْوَاْنَا اور اِسْتِعْوَاْنَا میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

۴- حرف علت حذف ہو جائے گا اگر اس کے بعد والا حرف ساکن ہو اور اس سے ما قبل حرف پر فتح ہو جیسے :

دع و (ن) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ دَعَوْتُ - دَعَتْ

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق باب فَتْحٍ، نَصْرٍ اور ضَرْبٍ کے ماضی معروف کے چوتھے صیغہ پر ہوتا ہے۔ البتہ پانچواں صیغہ چوتھے صیغے کے مطابق بنے گا جیسے :

دع و (ن) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ دَعَتْ اور پانچواں صیغہ دَعْنَا

ل ق ی (س) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ لَقَيْتُ اور پانچواں صیغہ لَقَيْنَا

۵- ناقص واوی میں "و" بدل جائے گی "ی" میں اگر اس سے ما قبل حرف پر کسر ہو جیسے :

دع و سے ماضی مجہول کا پہلا صیغہ دُعِيَ - دُعِيَ

نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق ماضی مجہول کے علاوہ باب سَمِعٍ اور حَسِبٍ کے ماضی معروف پر بھی ہوگا۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں بھی اسی قاعدہ کا اطلاق ہوا ہے :

ث و ب : ثَوَابٌ (جمع) ثِيَابٌ

ق و م : قَوَامٌ (صدر) قِيَامٌ

ص و م : صَوَامٌ (صدر) صِيَامٌ

۶- ناقص واوی کی "و" بدل جائے گی "ی" میں اگر یہ کسی لفظ میں چوتھے نمبر یا اس کے بعد واقع ہو اور اس سے ما قبل حرف پر ضمہ نہ ہو جیسے :

دع و سے مضارع مجہول کا پہلا صیغہ يُدْعَوُ - يُدْعَى - يُدْعَى

ع ش و (س) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يُعْشَوُ - يُعْشَى - يُعْشَى

نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق مضارع مجہول کے علاوہ باب فَتْحٍ، ضَرْبٍ، سَمِعٍ اور حَسِبٍ کے مضارع معروف پر بھی ہوگا۔

۷- جب ساکن حرف علت کو مجزوم کریں گے تو وہ حذف ہو جائے گا جیسے :

دع و سے مضارع معروف کا ساتواں صیغہ قَدْغَوُ - قَدْغُو - اذْعُ (فعل امر)

۸- حرف علت گر جاتا ہے اگر اس پر تین ضمہ ہو اور اس سے ما قبل حرف متحرک ہو۔ اگر ما قبل

حرف پر فتح ہو تو اسے تین فتح کر دیتے ہیں ورنہ تین کسرہ جیسے :

دع و سے اسم الفاعل ذَاعُو - ذَاعِي - ذَاع

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے اسم الفاعل پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس

قاعدہ کا اطلاق ناقص کے اسم المظروف پر بھی ہوتا ہے جیسے ذَعَا (دَعُو) کا اسم

لظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر اصلاً مَدْعُو بنتا ہے۔ یہ بھی پہلے مَدْعَى ہوگا، پھر

اس کا لام کلمہ گرے گا۔ ما قبل چونکہ فتح ہے اس لئے اس پر تین فتح آئے گی تو یہ

مَدْعَى استعمال ہوگا۔

۹- حرف علت سے ما قبل اگر الف زائد ہو تو حرف علت کو ہمزہ میں بدل دیتے ہیں جیسے :

دع و سے مصدر دُعَاؤٌ - دُعَاءٌ

۱۰- ناقص یا ئی کا اسم المفعول خلاف قیاس استعمال ہوتا ہے۔ اس کا وزن مَفْعَى ہوتا ہے جیسے :

هَدَى، يَهْدِي سے مَهْدِيٌّ رَضَى، يَرْضَى سے مَرَضِيٌّ

قَضَى، يَقْضِي سے مَقْضِيٌّ

لفیظ کے لئے قواعد :

۱- لفیظ مفروق پر مثال اور ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔

۲- لفیظ مقرون پر ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے (اجزوف کے قواعد کا اطلاق نہیں ہوتا)۔

۳- لفیظ مقرون کا اسم الفاعل كَعْبَلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے :

ق و ی سے قَوِيٌّ ح و ی سے حَيٌّ

اسماءُ العدد (حصہ اول)

۷۹ : ۱ اسماءُ العدد، اشیاء کی تعداد یا تناسب یا ترتیب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیاء کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو ”عددِ اصلی“ تناسب ظاہر کرنے والے عدد کو ”عددِ کسری“ اور ترتیب ظاہر کرنے والے عدد کو ”عددِ ترتیبی“ یا ”عددِ وصفی“ کہتے ہیں۔ مثلاً چار کتابیں میں چار عدد اصلی ہے۔ چوتھائی حصہ میں چوتھائی عددِ کسری ہے۔ تیسری سورۃ میں تیسری عددِ ترتیبی ہے۔ اب ہم علیحدہ علیحدہ عدد کی ان اقسام کی تفصیل سمجھیں گے۔

۷۹ : ۲ عددِ اصلی کو عربی زبان میں حسب ذیل چار گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے :

مفرد : ایک سے لے کر دس تک ، ایک سو اور ایک ہزار۔

یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہوتے ہیں لہذا مفرد کہلاتے ہیں۔

مرکب : گیارہ سے لے کر ائیس تک۔

یہ اعداد دو الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں لہذا مرکب کہلاتے ہیں۔

عقود : دھانیاں یعنی بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے

معلوف : عقود کے علاوہ اکیس سے لے کر ننانوے تک کے اعداد

یہ اعداد مفرد اور عقود اعداد کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔

۷۹ : ۳ اب ہم عربی زبان میں مذکورہ بالا اعداد بنانے کے قواعد سیکھیں گے۔ عربی زبان

میں اعداد بنانے کا قاعدہ انگریزی زبان کی طرح ہے لیکن عربی زبان میں اعداد کے لئے مذکور

مؤنث کے صیغے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

۷۹ : ۴ عربی زبان میں مفرد اعداد کی گنتی حسب ذیل ہے :

عدد	مذکر کے لئے	مؤنث کے لئے
۱	وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ
۲	اِثْنَانٍ / اِثْنَيْنِ	اِثْنَانٍ / اِثْنَيْنِ
۳	ثَلَاثَةٌ	ثَلَاثٌ
۴	أَرْبَعَةٌ	أَرْبَعٌ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ
۱۰	عَشْرَةٌ / عَشْرَةٌ	عَشْرٌ / عَشْرٌ

مفرد اعداد کے حوالے سے نوٹ کریں کہ :

i - ایک اور دو کے لئے مؤنث اعداد قاعدہ کے مطابق آتے ہیں لیکن تین سے دس تک قاعدہ

کے برعکس مذکر اعداد کے ساتھ ”آتی“ ہے اور مؤنث اعداد کے ساتھ ”نہیں آتی“۔

ii - اِثْنَانٍ اور اِثْنَيْنِ میں ہمزہ دراصل ہمزۃ الوصل ہوتی ہے۔

iii - آٹھ کے لئے مؤنث عدد ثَمَانِيَةٌ آتا ہے جو ناقص کے قاعدہ کے تحت ثَمَانٍ بولا جاتا ہے۔

iv - مفرد اعداد کی ادائیگی وقف کے ساتھ کی جاتی ہے یعنی انھیں بولنے وقت وقف کیا جاتا ہے۔

۷۹ : ۵ آئیے اب عربی زبان میں مرکب اعداد کی گنتی دیکھتے ہیں :

٨٠	ثَمَانُونَ / ثَمَانِينَ
٩٠	تِسْعُونَ / تِسْعِينَ
<u>٤٩ : ٤</u> معطوف اعداد کی کتنی حسب ذیل ہے :	

عدد	مذکر	مؤنث
٢١	أَحَدٌ وَعِشْرُونَ	أَحَدَى وَعِشْرُونَ
٢٢	إِثْنَانٍ وَعِشْرُونَ	إِثْنَانٍ وَعِشْرُونَ
٢٣	ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ	ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ
٢٤	أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ	أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ
٢٥	خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ	خَمْسٌ وَعِشْرُونَ
٢٦	سِتَّةٌ وَعِشْرُونَ	سِتٌّ وَعِشْرُونَ
٢٧	سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ	سَبْعٌ وَعِشْرُونَ
٢٨	ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ	ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ
٢٩	تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ	تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

نوٹ کریں کہ

i - ٢٨ کے ہندسے کی عربی میں ثَمَانِيَةٌ اور ثَمَانٍ استعمال ہوا ہے جو بقیہ اعداد سے مختلف ہے۔

ii - عقود کے علاوہ ننانوے تک کتنی اسی طرح ہوتی ہے۔

٤٩ : ٨ اب ہم دوبارہ مفرد اعداد کی طرف آتے ہیں۔ مفرد اعداد میں ایک سے دس تک کے اعداد کے علاوہ ایک سو اور ایک ہزار بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان کی اور ان کے قننہ جمع

عدد	مذکر	مؤنث
١١	أَحَدٌ عَشْرَ	أَحَدَى عَشْرَةَ
١٢	إِثْنَا عَشْرَ	إِثْنَا عَشْرَةَ
١٣	ثَلَاثَةُ عَشْرَ	ثَلَاثَ عَشْرَةَ
١٤	أَرْبَعَةُ عَشْرَ	أَرْبَعَ عَشْرَةَ
١٥	خَمْسَةُ عَشْرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
١٦	سِتَّةُ عَشْرَ	سِتَّ عَشْرَةَ
١٧	سَبْعَةُ عَشْرَ	سَبْعَ عَشْرَةَ
١٨	ثَمَانِيَةُ عَشْرَ	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ
١٩	تِسْعَةُ عَشْرَ	تِسْعَ عَشْرَةَ

مربک اعداد میں واحد کی جگہ אחד اور واحد کی جگہ إحدى استعمال ہوتا ہے۔
٤٩ : ٦ عربی زبان میں عقود اعداد کی کتنی مذکر و مؤنث کے لئے یکساں ہوتی ہے اور وہ حسب ذیل ہے :

عدد	عربی
٢٠	عِشْرُونَ / عِشْرِينَ
٣٠	ثَلَاثُونَ / ثَلَاثِينَ
٤٠	أَرْبَعُونَ / أَرْبَعِينَ
٥٠	خَمْسُونَ / خَمْسِينَ
٦٠	سِتُّونَ / سِتِّينَ
٧٠	سَبْعُونَ / سَبْعِينَ

کی عربی مذکورہ موش کے لئے یکساں اور حسب ذیل ہے :

عدد	مذکورہ موش
۱۰۰	مِئَةٌ / مِائَةٌ
۱۰۰۰	أَلْفٌ
۲۰۰	مِئَتَانِ / مِائَتَانِ
۲۰۰۰	أَلْفَانِ / أَلْفَيْنِ
۳۰۰	ثَلَاثٌ مِئَةٌ
۳۰۰۰	ثَلَاثَةُ أَلْفٍ
۴۰۰	أَرْبَعُ مِئَةٍ
۴۰۰۰	أَرْبَعَةُ أَلْفٍ
۱۱۰۰۰	أَحَدُ عَشَرَ أَلْفًا
۱۲۰۰۰	إِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ تین سو کے لئے عربی میں 'ثلاث' استعمال ہوا ہے لیکن تین ہزار کے لئے عربی میں 'ثلاثة' آیا ہے۔ اسی طرح تین سو کے لئے عربی میں 'مئة' حالت جمع میں اور واحد استعمال ہوا ہے جبکہ تین ہزار کے لئے عربی میں 'ألف' پر عربی توجری کا ہے لیکن اس کی جمع 'آلاف' استعمال ہوئی ہے۔ 'مئة' کی جمع اکثر و بیشتر 'مئات' یعنی جمع سالم و موش استعمال ہوتی ہے جبکہ 'ألف' کی جمع 'آلاف' (کئی ہزار) یا 'ألوف' بھی استعمال ہوتی ہے۔

ایک لاکھ کے لئے عربی 'مئة ألف' (ایک سو ہزار) دس لاکھ کے لئے عربی 'ألف ألف' (ایک ہزار - ہزار) یا 'مليون' اور ایک کروڑ کے لئے عربی 'عشرة آلاف ألف' (دس ہزار - ہزار) یا 'عشرة ملايين' یا 'مئو' ہوتی ہے۔

۹ : ۷۹ تین سے نو تک کے غیر معین اعداد کے لئے لفظ 'بضع' (موش کے لئے) اور 'بضعه' (مذکر کے لئے) استعمال ہوتا ہے۔ دس سے اوپر کے غیر معین اعداد کے لئے 'تنت' (مذکر موش دونوں کے لئے) استعمال ہوتا ہے اور یہ کسی دھائی، سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہ کہیں استعمال نہیں ہوا۔

۱۰ : ۷۹ اب تک ہم نے تمام اعداد اصلی کی عربی کتنی سیکھ لی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مرکب اعداد کے علاوہ اعداد کی تمام اقسام معرب ہیں۔ مرکب اعداد میں سے بارہ کے لئے 'إثنا یا اثنتا معرب ہیں اور باقی تمام اعداد معنی ہیں۔

۱۱ : ۷۹ اب آئیے چند ہندسوں کی عربی ہم مثالوں کے ذریعہ سمجھتے ہیں :

۵۵۰۰ خَمْسَةُ أَلْفٍ وَخَمْسُ مِئَةٍ

۶۶۵۰ سِتَّةُ أَلْفٍ وَسِتُّ مِئَةٍ وَخَمْسُونَ

۳۰۲ ثَلَاثٌ مِئَةٌ وَإِثْنَانِ (مذکر کے لئے)

ثَلَاثٌ مِئَةٌ وَإِثْنَانِ (موش کے لئے)

۱۲۱۷ أَلْفٌ وَمِئَتَانِ وَسَبْعَةُ عَشَرَ (مذکر کے لئے)

أَلْفٌ وَمِئَتَانِ وَسَبْعُ عَشْرَةَ (موش کے لئے)

۴۰۳۶ أَرْبَعَةُ أَلْفٍ وَسِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ (مذکر کے لئے)

أَرْبَعَةُ أَلْفٍ وَسِتُّ وَثَلَاثُونَ (موش کے لئے)

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ پہلے ہزار کی، پھر سیکڑوں کی، پھر اکائی کی اور پھر دہائی کی عربی کی جاتی ہے۔ اکثر و بیشتر یہی ترتیب کتنی کرتے ہوئے اختیار کی جاتی ہے۔ البتہ اس کے برعکس ترتیب بھی جائز ہے یعنی ۴۰۳۶ کی عربی مذکر کے لئے 'سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ وَأَرْبَعَةُ أَلْفٍ' بھی کی جاسکتی ہے۔

اسماء العدد (حصہ دوم)

۱: ۸۰ پچھلے سبق میں ہم نے پڑھا کہ اشیاء کے تناسب کو ظاہر کرنے والے عدد 'عدد کسری' یا 'کسور' کہلاتے ہیں۔ کسور کی عربی آدھے (1/2) کے لئے 'نصف' ہوتی ہے اور باقی کے لئے 'فعل' یا 'فعل' کے وزن پر عدد اصلی سے بنائی جاتی ہے جیسے :

عدد	عربی
1/3	ثُلُثٌ یا ثُلُثٌ تیسرے حصہ
1/4	رُبْعٌ یا رُبْعٌ چوتھے حصہ
1/5	خُمْسٌ یا خُمْسٌ پانچواں حصہ
1/6	سُدُسٌ یا سُدُسٌ چھٹا حصہ
1/7	سَبْعٌ یا سَبْعٌ ساتواں حصہ
1/8	ثَمَنٌ یا ثَمَنٌ آٹھواں حصہ
1/9	تُسْعٌ یا تُسْعٌ نواں حصہ
1/10	عَشْرٌ یا عَشْرٌ دسواں حصہ

مندرجہ بالا تمام کسور کی جمع افعال کے وزن پر آتی ہے جیسے ثُلُثٌ کی جمع اَثْلَاثٌ، رُبْعٌ کی جمع اَرْبَاعٌ وغیرہ۔ اعداد کسری میں مذکورہ نیٹ کا فرق نہیں ہوتا اور یہ مذکورہ نمونہ کے لئے یکساں ہوتے ہیں۔

۲: ۸۰ مذکورہ بالا کسور کے علاوہ عَشْرٌ یا اس سے کم کے کسور کو ایک خاص طریقہ سے بنایا جاتا ہے جس کو مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھا جاسکتا ہے :

ثَلَاثَةٌ اَرْبَاعٌ 3/4

مشق نمبر ۷۵ (الف)

مذکورہ نمونہ اعداد کے لئے اکیاسی سے ننانوے تک کی کتنی تحریر کریں۔

مشق نمبر ۷۵ (ب)

مندرجہ ذیل اعداد کی مذکورہ نمونہ کے لئے عربی بنائیں :

2180	(iii)	1405	(ii)	7310	(i)
8765	(vi)	943	(v)	615	(iv)

مشق نمبر ۷۵ (ج)

مندرجہ ذیل اعداد اردو میں تحریر کریں اور ان کی مذکورہ نیٹ کی نشاندہی کریں :

- (i) ثَمَانِيَةُ اَلْاَلْفِ وَمِئَةٌ
- (ii) تِسْعُ مِئَةٍ وَعَشْرَةٌ
- (iii) تِسْعَةُ اَلْاَلْفِ وَتِسْعُ مِئَةٍ وَتِسْعُونَ
- (iv) اَلْفَانِ وَمِئَتَانِ وَاِثْنَا عَشَرَ
- (v) خُمْسُ مِئَةٍ وَارْبَعٌ
- (vi) ثَلَاثَةُ اَلْاَلْفِ وَبِسْتٌ وَسَبْعُونَ

مشق نمبر ۷۶

مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا عدد کسری کی نشاندہی کرتے ہوئے ترجمہ کریں :

- (۱) قَلْبُهُنَّ ثَلَاثًا مَا تَرَكَ
- (۲) قَلْبُهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ
- (۳) فَهَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثَّلَاثِ
- (۴) وَلَا يَتُوبُ إِلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الثُّمُسُ
- (۵) لَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ
- (۶) فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ
- (۷) فَإِنْ كُنَّ حُورًا مِمَّا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثَلِي وَتِلْكَ وَرَبَاعٌ
- (۸) قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَفُرَادَى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا

6/7 سِتَّةٌ أَسْبَاعٍ

4/9 أَرْبَعَةٌ أَسْبَاعٍ

7/10 سَبْعَةٌ أَعْشَارٍ

2/3 کی عربی ثُلثَانِ استعمال ہوتی ہے عَشْرُو سے اوپر کے کسور کے مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائے جاسکتے ہیں :

4/11 أَرْبَعَةٌ مِنْ أَحَدٍ عَشَرَ

11/20 أَحَدٌ عَشَرَ مِنْ عِشْرِينَ يَا أَحَدٌ عَشَرَ عَلَى عِشْرِينَ وَغَيْرِهِ

۳ : ۸۰ دو دو ، تین تین وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلٌ اور فَعَالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے جیسے :

دو دو مَنَى - مَنَى

تین تین ثَلَاثٌ

چار چار رُبَاعٌ وَغَيْرِهِ

ایک ایک کے لئے اکثر و بیشتر لفظ فُرَادَى یا فُرَادَى استعمال ہوتا ہے۔

ذخیرۃ الفاظ

تَرَكَ : تَرَكَ (ن) تَرَكَتُمْ وَ تَرَكَتُمْ

جاء (ض) مَجِيئًا

خَلَقَ : خَلَقَ (ن) خَلَقْنَا وَ خَلَقْنَا

مَرَّةً : ایک بار

نَكَحَ : نَكَحَ (ف-ض) نَكَحْنَا وَ نَكَحْنَا

طَابَ : طَابَ (ض) طَابْنَا / طَابْنَا / طَابْنَا

اسماء العدد (حصہ سوم)

۸۱: ۱ پیرا گراف ۷۹: ۱ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اشیاء کی ترتیب یا مرتبہ کو ظاہر کرنے والے عدد کو "عدد ترتیبی" یا "عدروصفي" کہتے ہیں۔ دو سے دس تک عدد ترتیبی ألفاعل کے وزن پر آتا ہے اور اس کی مونث ألفاعلة آتی ہے۔ البتہ "ایک" کے لئے عدد ترتیبی اور اس کی مونث مذکورہ بالا قاعدہ سے مختلف ہے۔ آئیے عدد ترتیبی کی عربی سمجھتے ہیں :

عدد	مذکر	مونث
پہلا	الْأَوَّلُ	الْأُولَى
دوسرا	الثَّانِي	الثَّانِيَّةُ
تیسرا	الثَّلَاثُ	الثَّلَاثَةُ
چوتھا	الرَّابِعُ	الرَّابِعَةُ
پانچواں	الْخَامِسُ	الْخَامِسَةُ
چھٹا	السَّادِسُ	السَّادِسَةُ
ساتواں	السَّابِعُ	السَّابِعَةُ
آٹھواں	الثَّمَانِي	الثَّمَانِيَّةُ
نواں	التَّاسِعُ	التَّاسِعَةُ
دسواں	العَاشِرُ	العَاشِرَةُ

۸۱: ۲ گیارہ سے اکیس تک عدد ترتیبی اس طرح استعمال ہوتے ہیں :

عدد	مذکر	مونث
گیارہواں	الْحَادِي عَشَرَ	الْحَادِيَّةُ عَشْرَةَ
بارہواں	الثَّانِي عَشَرَ	الثَّانِيَّةُ عَشْرَةَ
انیسواں	الثَّلَاثِ عَشَرَ	الثَّلَاثَةُ عَشْرَةَ

۸۱: ۳ تمام عقود ، مِئْتَةٌ (ایک سو) اور أَلْفٌ (ایک ہزار) اپنی اصلی صورت میں عدد ترتیبی کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں لیکن عموماً اس وقت ان پر اُن لگا دیا جاتا ہے جیسے:

العِشْرُونَ	بیسواں
الْحَادِي وَ الْعِشْرُونَ	اکیسواں (مذکر کے لئے)
الْحَادِيَّةُ وَالْأَلْفُونَ	اکتالیسواں (مونث کے لئے)

مشق نمبر ۷۷

مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا عدد ترتیبی کی نشاندہی کرتے ہوئے ترجمہ کریں :

- (۱) سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةً رَّابِعُهُمْ كَاثِبُهُمْ (۲) وَيَقُولُونَ خَمْسَةً سَادِسُهُمْ
 كَاثِبُهُمْ (۳) وَيَقُولُونَ سَبْعَةً وَ ثَامِنُهُمْ كَاثِبُهُمْ (۴) مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ
 إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ (۵) أَقْرَأَ يَتْمُ اللَّكِّ وَالْعُرَى
 وَمَنْوَةَ الثَّلَاثَةِ الْآخَرَى (۶) لَقَدْ كَفَرَ الْكَيْفَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ (۷) إِذْ
 أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ فَكَذَّبُوا هُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

مرکب عددی

۱ : ۸۴ مرکب عددی، اسم العدد اور معدود کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے۔ معدود سے مراد وہ اسم ہے جس کی تعداد ترتیب یا وصف بیان کیا جا رہا ہو۔ مثلاً ”چار کتابیں“ میں ”چار“ اسم العدد اور ”کتابیں“ معدود ہے۔ مختلف اسماء العدد کے لئے مرکب عددی بنانے کے قواعد بھی مختلف ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ان قواعد کو سمجھیں مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کر لیں :

۱ - مرکب عددی میں اکثر و بیشتر عدد پہلے اور معدود بعد میں آتا ہے سوائے ایک اور دو کے اعداد کے لئے۔

۲ - مذکر اور مونث کے اعتبار سے عدد اور معدود میں مطابقت ہوتی ہے یعنی اگر معدود مذکر ہے تو اسم العدد بھی مذکر ہوگا اور معدود مونث ہے تو اسم العدد بھی مونث ہوگا۔ البتہ عقود، ایک سو، ایک ہزار اور ان کے تظنیہ و جمع، مذکر و مونث معدود کے لئے یکساں استعمال ہوتے ہیں۔

۳ - معدود اکثر و بیشتر بصورت نکرہ استعمال ہوتا ہے۔

آئیے اب ہم مرکب عددی بنانے کے قواعد کو ترتیب سے سمجھتے ہیں۔

۲ : ۸۴ ایک اور دو کے اعداد کے لئے قاعدہ :

ایک اور دو کے اعداد کے لئے معدود پہلے آتا ہے اور مرکب تو صیغی کی طرح ہر اعتبار سے معدود اور عدد میں مطابقت ہوتی ہے جیسے :

ایک قلم قَلَمٌ وَاحِدٌ (مذکر کے لئے)

ایک بات كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ (مونث کے لئے)

دو کتابیں كِتَابَانِ اِثْنَانِ (مذکر کے لئے)

دو استائیاں مَعْلَمَتَانِ اِثْنَتَانِ (مونث کے لئے)

۳ : ۸۴ تین تا دس کے اعداد کے لئے قواعد :

تین سے لے کر دس تک کے اعداد کے لئے مرکب عددی مرکب اضافی کی طرح بنتا ہے۔ اسم العدد مضاف کی طرح خفیف اور معدود جمع اور مضاف الیہ کی طرح حالت جر میں آتا ہے جیسے :

چار قلم اَرْبَعَةُ اقْلَامٍ (مذکر کے لئے)

پانچ اونٹیاں خَمْسُ نَاقَاتٍ (مونث کے لئے)

۴ : ۸۴ گیارہ تا ننانوے کے اعداد کے لئے قواعد :

گیارہ تا ننانوے کے اعداد کے لئے مرکب عددی میں معدود واحد اور منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

گیارہ ستارے اَحَدٌ عَشْرَ سَوْكَبَا (مذکر کے لئے)

چھالیس مساجد اِحْدَى وَاَرْبَعُونَ مَسْجِدًا (مذکر کے لئے)

ترہی باغات ثَلَاثٌ وَثَمَانِئُونَ حَدِيقَةً (مونث کے لئے)

پچاس راتیں خَمْسُونَ لَيْلَةً

۵ : ۸۴ ایک سو، ایک ہزار اور ان کے تظنیہ و جمع کے اعداد کے لئے قواعد :

ایک سو، ایک ہزار اور ان کے تظنیہ و جمع کے اعداد کے لئے مرکب عددی، مرکب اضافی کی طرح بنتا ہے۔ اسم العدد مضاف کی طرح خفیف اور معدود واحد اور مضاف الیہ کی طرح حالت جر میں آتا ہے جیسے :

ایک سو لڑکے مِئَةٌ وَوَلَدٌ

ایک ہزار لڑکیاں اَلْفٌ بِنْتٌ

دو سو بستیاں مِئَتَا قَرْيَةٍ

دو ہزار کرسیاں اَلْفَا كُرْسِيٍّ

تین سواونٹ

ثَلَاثُ مِئَةِ جَمَلٍ

چار ہزار فرشتے

أَرْبَعَةُ أَلْفِ مَلَكٍ

سورہ کھف آیت ۲۵ ﴿وَلَبِطُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِئَةِ سِنِينَ﴾ میں مِئَةِ مضاف کی طرح نہیں آیا اور معدود جمع کی صورت میں آیا ہے جو کہ اس قاعدے سے ایک استثناء ہے۔

۶ : ۸۲ جیسا کہ اس سے پہلے بتایا گیا کہ معدود بصورت نکرہ استعمال ہوتا ہے۔ البتہ اسے معرّف باللام بھی لایا جاسکتا ہے لیکن اس صورت میں اس کا جمع یا اسم جمع ہونا ضروری ہے اور اس سے قبل مِنْ استعمال کیا جاتا ہے جیسے عَشْرُونَ وَجُلًا وَعَشْرُونَ مِنَ الزَّجَالِ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۷ : ۸۲ ایک اور دو کے اعداد کے علاوہ باقی تمام اعداد کے لئے معدود اسم العدد کے بعد آتا ہے۔ البتہ بعض اوقات معدود کو پہلے بھی لایا جاسکتا ہے جس سے مبالغہ کا اسلوب پیدا ہو جاتا ہے جیسے السَّمَوَاتِ السَّبْعُ کے معنی ہوں گے ساتوں کے ساتوں آسمان۔

۸ : ۸۲ تین سے نو تک کے غیر معین اعداد کے لئے مرکب عددی اسی طرح بنتا ہے جیسے تین سے لے کر دس تک کے اعداد کے لئے جیسے بِضْعَةُ أَطْفَالٍ وَبِضْعُ جِلْفَلِبٍ (کچھ بچے اور کچھ بچیاں)۔

۹ : ۸۲ کئی اسماء العدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا مثلاً أَلْفٌ وَتِسْعُ مِئَةٍ وَبِسْتٌ وَثَلَاثُونَ سَنَةً (ایک ہزار نو سو چھتیس برس) میں سَنَةً پر ثَلَاثُونَ کا اثر ہے لہذا یہ واحد اور منصوب ہے۔ اسی مرکب عددی کی عربی بسْتٌ وَثَلَاثُونَ وَتِسْعُ مِئَةٍ وَ أَلْفٌ سَنَةٍ بھی استعمال ہو سکتی ہے جس میں سَنَةٍ ، أَلْفٌ کی وجہ سے مجرور ہے۔

ذخیرہ الفاظ

رب ص : رَبَّصَ (ن) رَبَّصًا انتظار کرنا، تاک میں رہنا (تفعّل) انتظار کرنا

ص ور : صَمَزَ (ن) صَمُورًا آواز دینا، جھکا دینا، مانوس کرنا

س ی ح : سَمَحَ (ض) سَمِيحًا - سِيَاخَةً شہروں میں پھرنا

رہ ی : رَامَى (ف) رَايَا رُؤْيَةً دیکھنا

س خ ر : سَخِرَ (س) سَخِرًا - سَخِرًا کسی کا مذاق اڑانا (تفعیل) مغلوب کرنا

ا ج ر : أَجْرًا (ن) أَجْرًا إِجْرًا بدلہ دینا، مزدوری دینا، نوکری کرنا

ف ص ل : فَصَلَ (ض) فَضْلًا جدا کرنا (تفاعیل) دودھ چھڑانا

ت م م : تَمَّمَ (ض) تَمَامًا پورا ہونا (انعال) پورا کرنا

ذ ر ع : ذَرَعَ (ف) ذَرَعًا کہنی سے بیج کی انگلی تک کے حصہ (ذراع) سے پناہ

الذَّرْعُ ہاتھ کا پھیلاؤ

س ل ک : سَلَكَ (ن) سَلَكًا - سَلُوكًا داخل ہونا یا کسی شے میں کسی شے کو داخل کرنا

ن ب ت : نَبَتَ (ن) نَبَاتًا - نَبَاتًا آگنا، بہرہ زار ہونا (انعال) آگنا

ج ل د : جَلَدَ (ض) جَلَدًا کوڑے مارنا جَلْدَةً کوڑا

ل ب ث : لَبِثَ (س) لَبِثًا - لَبِثًا ٹھہرنا، قیام کرنا

ع ر ج : عَرَجَ (ض، ن) عَرُوجًا - مَعْرَجًا چڑھنا

ن ع ج : دُنِيَ يَابِغِيرَ

مشق نمبر ۷۸

مندرجہ ذیل عبارات قرآنی کا ترجمہ کریں :

(۱) إِنَّ إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ (۲) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ

وَسَبْعَةِ إِذَا رَجَعْتُمْ (۳) يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (۴)

فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ (۵) فَيَسْخُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ

سبق الاسباق

۱ : ۸۳ اللہ تعالیٰ کی توفیق و تائید سے آپ نے آسمان عربی گرامر کے چاروں حصے مکمل کر لئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے اس کا حقیقی ادراک اس دنیا میں تو ممکن نہیں ہے۔ یہ حقیقت تو ان شاء اللہ میدان حشر میں عیاں ہوگی، ان پر بھی جنہیں یہ نعمت حاصل تھی اور ان پر بھی جو اس سے محروم رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ لیکن یہ شکر قولاً بھی ہونا چاہئے اور عملاً بھی۔ آپ پر اب واجب ہے کہ اس نعمت کی حفاظت کریں، اسے ضائع نہ ہونے دیں اور اس کا حق ادا کرتے رہیں۔ اس کے طریقہ کار پر بات کرنے سے پہلے کچھ باتیں ذہن میں واضح ہونا ضروری ہیں۔

۲ : ۸۳ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو بزرگ تصور کرنا علم کی بہت بڑی آفت ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زبان کے علم سے نوازا جسے اس نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا۔ یہ بہت عظیم نعمت ہے۔ لیکن اس بنیاد پر آپ ان لوگوں کو کمتر نہ سمجھیں جن کو عربی نہیں آتی۔ یہ کفر ان نعمت ہوگا۔ کیا پتہ ان لوگوں کو اللہ نے کسی دوسری نعمت سے نوازا ہو جس کا آپ کو ادراک نہیں ہے۔ کیا پتہ کل اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو اس علم کی دولت سے نوازدے اور وہ آپ سے آگے نکل جائے۔ اس لئے علم کی آفت سے خود کو بچانے کی کوشش کریں اور تکبر میں مبتلا نہ ہوں۔

۳ : ۸۳ آج کل کے سائنسدان اعتراف کرتے ہیں کہ اس کائنات کے امرار و رموز کا وہ جتنا علم حاصل کرتے ہیں اتنا ہی ان کی لاعلمی کا دائرہ مزید وسعت اختیار کر جاتا ہے۔ کچھ یہی معاملہ عربی کے ساتھ بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عربی دنیا کی سب سے زیادہ سائنٹفک زبان ہے۔ اس زبان کا تقریباً ہر گوشہ کسی قاعدے اور ضابطہ کا پابند ہے۔ انتہا یہ ہے کہ اس

أَشْهُرٍ (۶) فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
وَالْحَامِسَةَ أَنْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِينَ (۷) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ (۸) ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
(۹) إِنْبِىْ أَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمْآنٍ (۱۰) وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقٍ
(۱۱) لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ (۱۲) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَتَمِيَّةَ أَيَّامٍ (۱۳)
وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ (۱۴) أَنْ تَأْجُرِنِيْ ثَمَانِيَةَ حِجَجٍ
(۱۵) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيٰتٍ (۱۶) إِنْبِىْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
(۱۷) إِنْ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (۱۸) فَأَنْفَجَرْتُ مِنْهُ اثْنَا
عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۹) وَحَمَلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا (۲۰) وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ
لَيْلَةً وَاتَّمَمْنَاهَا بِعَشْرِ فِتْمٍ مِّمَّاتٍ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً (۲۱) حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ ائْتِدَهُ
وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً (۲۲) فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فِإِطْعَامِ سَيِّئٍ مِنْكِنَا (۲۳) إِنْ
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (۲۴) فِي سَبِيلِ ذُرِّيَّتِهَا
سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (۲۵) إِنْ هٰذَا أَحَى لَكَ تَسْعٌ وَتَسْعُونَ نَعْمَةً وَلِي
نَعْمَةٌ وَاحِدَةٌ (۲۶) كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سَنَابِلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ
(۲۷) الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (۲۸) فَلَيْتَ
فِيهِمْ أَلْفٌ سَنَةٍ إِلَّا حَمِيَّيْنِ عَامًا (۲۹) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ
(۳۰) إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمَدِّدْكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ
الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ (۳۱) تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

میں استثناء بھی زیادہ تر کسی قاعدے کے تحت ہوتے ہیں۔ عربی میں خلاف قاعدہ الفاظ کا استعمال دوسری زبانوں کے مقابلے میں نہ ہونے جیسا ہے۔ اس حوالہ سے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اس علم کے سمندر سے ابھی آپ نے تھوڑا سا علم حاصل کیا ہے۔ جتنا آپ نے سیکھا ہے اس سے زیادہ ابھی سیکھنا باقی ہے۔

۴ : ۸۳ عربی میں استعمال ہونے والے تمام الفاظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ چنانچہ قرآن فہمی کے لئے مکمل عربی اگر علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ صرف اس کے متعلقہ جز کو سیکھ لینا کافی ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے اب یہ بھی سمجھ لیں کہ اس کتاب کے چار حصوں میں عربی اگر امر کے متعلقہ جز کا مکمل احاطہ نہیں کیا گیا ہے اور ایسا قصد کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ما شاء اللہ اب آپ اس مقام پر آگئے ہیں جہاں مزید قواعد کو سمجھنے کے لئے آپ کو باقاعدہ اسباق اور مشتقوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب اگر کوئی قاعدہ آپ کو بتایا جائے تو آپ آسانی سے اسے سمجھ کر ذہن نشین کر سکتے ہیں۔ ایسا اگر قرآن مجید کی آیات کے حوالے سے ہو تو مزید آسانی ہوگی۔

۵ : ۸۳ اب تک آپ نے جو کچھ سیکھا ہے اس کا حق ادا کرنے کے لئے اور مزید سیکھنے کے لئے پہلا لازمی قدم یہ ہے کہ آپ اپنے تلاوت قرآن کے اوقات میں اضافہ کریں۔ سوشل کا لازورٹی وی کے اوقات میں کمی کر کے یہ اضافہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ پھر تلاوت کے اوقات کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ اس کا کچھ حصہ معمول کی تلاوت کے لئے رکھیں اور باقی حصہ قرآن مجید کے مطالعہ کے لئے وقف کریں۔ اس کے لئے آپ کو ڈکشنری (لغت) کی ضرورت ہوگی۔ میرا مشورہ ہے کہ ابتدائی مرحلہ میں ”مصباح اللغات“ استعمال کریں۔ جو لوگ دو ڈکشنریاں حاصل کر سکتے ہیں وہ ساتھ میں ”مفردات القرآن“ بھی استعمال کر لیں تو بہتر ہوگا۔

۶ : ۸۳ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے وقت سب سے پہلے الفاظ کی بناوٹ پر غور کر کے تعین

کریں کہ اس کا مادہ، باب اور صیغہ کیا ہے، نیز یہ اسم یا فعل کی کون سی قسم ہے۔ پھر الفاظ کی عربی حالت اور اس کی وجہ کا فیصلہ کریں۔ کسی لفظ کے اگر معنی معلوم نہیں تو اب ڈکشنری دیکھیں۔ اس کے بعد جملہ کی بناوٹ پر غور کر کے مبتدا، خبر یا فعل، فاعل، مفعول اور متعلقات کا تعین کریں۔ پھر آیت کا ترجمہ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہ سمجھ آئے تو کوئی ترجمہ والا قرآن دیکھیں۔ اس مقصد کے لئے شیخ ابند مولانا محمود الحسنؒ کا ترجمہ زیادہ مددگار ہوگا۔ اس طرز پر آپ صرف ایک پارہ کا مطالعہ کر لیں تو ان شاء اللہ آپ کو یہ صلاحیت حاصل ہو جائے گی کہ قرآن مجید سن کر یا پڑھ کر آپ اس کا مطلب سمجھ جائیں گے۔ اگر کہیں رکاوٹ ہوگی تو زیادہ تر کسی لفظ کا معنی نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ہوگی۔

۷ : ۸۳ اب آخری بات یہ سمجھ لیں کہ ہمارے بزرگوں نے قرآن مجید کے جو ترجمے کئے ہیں وہ عوام الناس کے لئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ فرض کر کے ترجمہ کیا ہے کہ ان کے قاری کو عربی اگر امر نہیں آتی۔ اس لئے باریکیوں کو نظر انداز کر کے انہوں نے مفہوم سمجھانے پر اپنی توجہ کو مرکوز کیا ہے۔ اب تھوڑی سی عربی پڑھنے کے بعد آپ پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کے ترجموں پر تنقید کرنے سے مکمل پرہیز کریں۔ ورنہ کوئی نہ کوئی بیماری آپ کو لاحق ہو جائے گی اور الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے کہ ہم اس کی نعمت کا شکر ادا کر کے اس کو راضی کریں :

رَبِّ أَوْزَعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ

أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَذِخْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكِ الصَّالِحِينَ

لطف الرحمن خان

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ

۱۹ اگست ۱۹۹۸ء